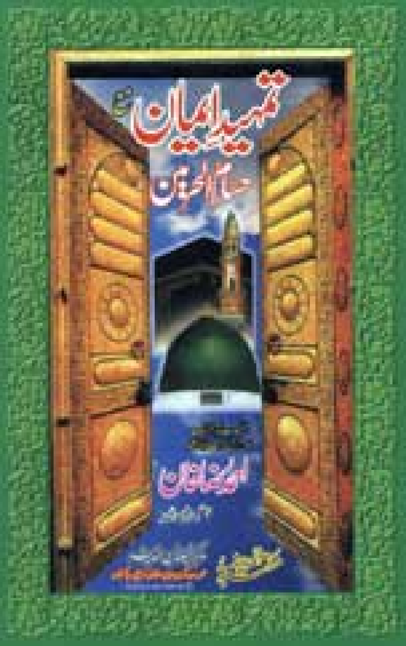

تمہید ایمان مع
حسام الحرمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیرایۂ آغاز

عوام الناس کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ اہلسنت و جماعت (بریلوی) اور دیوبندی علماء آپس میں سرگریباں ہیں' ہر دو مکتبِ فکر کی جانب سے اپنی اپنی تائید میں قرآن و حدیث سے دلائل پیش کئے جاتے ہیں' ہم کدھر جائیں؟ کس کی مانیں اور کس کی نہ مانیں؟ کچھ بزعم خویش مصلح قسم کے افراد اپنی چرب زبانی سے یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ اختلافات فروعی ہیں ان میں پڑنے کی ضرورت نہیں' ہم نہ بریلوی ہیں نہ دیوبندی' عثمانی ہیں نہ تھانوی' ہم تو سیدھے سادے مسلمان ہیں اور بس! اس طرح وہ صلح کلیت کا پرچار کر کے یہ تاثر دیتے ہیں کہ اختلافات کا نام لینے والے مجرم ہیں اور صحیح مسلمان وہ ہیں جو اِن اختلافات سے بالکل بے تعلق ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اگر اختلاف ذاتی وجوہ کی بناء پر ہو یا اس کا تعلق کیفیتِ عمل کے ساتھ ہو تو اس میں نہ اُلجھنا ہی بہتر ہے۔ مثلاً حنفی' شافعی' حنبلی اور مالکی اختلافات ایسے نہیں ہیں جن پر محاذ آرائی مناسب ہو' کیونکہ یہ فروعی اختلافات ہیں' لیکن اگر بنیادی عقائد میں اختلاف رونما ہو جائے تو اس سے کسی طور پر آنکھیں بند نہیں کی جاسکتیں' یہ اختلاف کسی طرح بھی فروعی نہیں اُصولی ہوگا' ایسی صورت میں لازمی طور پر ''یک در گیر و محکم گیر'' ایک جانب کی حمایت اور دوسری جانب سے برأت کرنی پڑے گی' **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.** (سورۂ فاتحہ) کا یہی مفاد ہے' اس آیت میں صرف راہِ راست کی ہدایت طلب کرنے کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ مستحقِ غضب اور اہلِ ضلال سے پناہ مانگتے رہو۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منکرین زکوٰۃ کے ساتھ جہاد فرمایا' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معتزلہ کی قوت حاکمہ کی پروا نہ کرتے ہوئے کلمۂ حق کہا اور کوڑے تک کھائے' امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو طوق و سلاسل کی دھمکیاں حرفِ اختلاف اور نعرۂ حق سے باز نہ رکھ سکیں' تحریکِ ختم نبوت میں غیور مسلمانوں نے سینوں پر گولیاں کھائیں' جیلوں کی کال کوٹھڑیوں اور تختہ دار کو اپنے لئے تیار پایا لیکن وہ کسی طرح بھی قصرِ نبوت میں نقب لگانے والوں کو برداشت نہ کر سکے اور تمام تر صعوبتوں کو جھیلتے ہوئے مرزائیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں کامیاب ہو گئے' کیا اِن تمام اِقدامات اور ساری کاروائیوں کو یہ کہہ کر غلط قرار دیا جاسکتا ہے کہ سیدھے سادے مسلمان کو کسی کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے اور کام سے کام رکھنا چاہئے' یقیناً کوئی مسلمان ایسا اندازِ فکر اختیار کر کے غیر جانبدار نہیں رہ سکتا۔

بریلوی (اہلسنّت و جماعت) اور دیوبندی اختلافات کی نوعیت بھی ایسی ہی ہے' یہ دوسری بات ہے کہ عوام کو مغالطہ دینے کیلئے ایصالِ ثواب' عرس' گیارھویں شریف' نذر و نیاز' میلاد شریف' استمداد' علم غیب' حاضر و ناظر اور نور و بشر وغیرہ مسائل پر دھواں دار تقریریں کر کے یہ یقین دلانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اختلاف اِنہی مسائل میں ہے' حالانکہ اصل اختلاف ان مسائل میں نہیں ہے' بلکہ بنائے اختلاف وہ عبارات ہیں۔ جن میں بارگاہِ رسالت علیٰ صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ میں کھلم کھلا گستاخی اور توہین کی گئی ہے' کوئی بھی مسلمان خالی الذہن ہو کر ان عبارات کو پڑھنے کے بعد اِن کے حق میں فیصلہ نہیں دے سکتا اور نہ ہی ان کی حمایت کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔

ہندوستان میں پہلے پہل مولوی اسمٰعیل دہلوی نے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید سے متاثر ہو کر ''تقویۃ الایمان'' نامی کتاب لکھی اور مسلمانانِ عالم کو کافر و مشرک قرار دیا اور اپنی بات بنانے کی خاطر یہ بھی کہہ دیا کہ نبی اکرم ﷺ کی نظیر ممکن ہے جس کا منطقی نتیجہ یہ ہوا کہ کوئی دوسرا شخص خاتم النّبیین وغیرہ اوصاف سے متصف ہو سکتا ہے' علمائے اہلسنّت اور خاص طور پر خاتم الحکماء علامہ محمد فضلِ حق خیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس نظریئے کا تحریری اور تقریری طور پر سخت رد کیا' بات یہیں ختم نہیں ہو گئی بلکہ محمد قاسم نانوتوی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ:

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر اور زمین میں یا فرض کیجئے اِسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے''۔

غور فرمایئے! کہ کیا یہ اُمتِ مسلمہ کے اجماعی اور یقینی عقیدہ (کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا) کا صاف انکار نہیں؟ واضح طور پر خاتم النّبیین کا ایسا معنی تجویز کیا گیا جس سے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت کا راستہ ہموار ہو گیا' مرزائے قادیانی کی تردید و تکفیر کے ساتھ ساتھ اُس عبارت کی تائید و حمایت وہی شخص کر سکتا ہے جو دوپہر کے وقت ظہورِ آفتاب کے انکار کی جرأت کر سکتا ہو' آج جب مرزائی اِس عبارت کو اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں تو تحذیر الناس کے حمایتی اپنا سامنہ لے کر رہ جاتے ہیں' تحذیر الناس کے حامی بڑے دھڑلے سے یہ بات پیش کیا کرتے ہیں کہ دیکھئے فلاں فلاں جگہ مولانا نانوتوی نے عقیدۂ ختم نبوت اُمتِ مسلمہ کے مطابق پیش کیا ہے۔ وہ ختم نبوت (زمانی) کے کیسے منکر ہو سکتے ہیں؟ لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ایک دفعہ کا انکار سینکڑوں دفعہ کے اقرار پر پانی پھیر دیتا ہے' کیا دعویٰ نبوت کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کی متعدد تصریحات موجود نہیں ہیں جن سے عقیدۂ ختم نبوت کی حمایت کا پتہ چلتا ہے؟ اس عنوان پر غزالی زماں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی دامت برکاتہم

العالیہ کی تصنیف ''التبشیر بردالتحذیر'' کا مطالعہ سودمند رہے گا۔

۱۳۰۴ھ/۱۸۸۷ء میں مولوی رشید احمد گنگوہی کی تالیف ''براہینِ قاطعہ'' مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نام سے شائع ہوئی' جس پر مولوی رشید احمد گنگوہی کی زوردار تقریظ موجود ہے' اس میں دیگر بہت سی غلط باتوں کے علاوہ یہ بھی درج ہے کہ:

''شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخرِ عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلادلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے' شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے''۔ (براہین قاطعہ' ص ۵۱)

حیرت ہے کہ' کس دیدہ دلیری سے حضور سیّدِ عالم ﷺ کا علم شریف' شیطان کے علم سے گھٹانے کی ناپاک سعی کی گئی ہے اور پھر بڑی معصومیت سے پوچھا جاتا ہے کہ ہم نے کیا جرم کیا ہے؟ پھر یہ بات بھی دعوتِ فکر دیتی ہے کہ جو علم حضور ﷺ کے لئے ثابت کرنا شرک ہے' اس کا شیطان کے لئے اثبات بھی شرک ہوگا' شیطان کے لئے یہ علم قرآنِ پاک سے کس طرح ثابت ہوگیا' کیا قرآنِ حکیم بھی شرک کی تعلیم دیتا ہے؟ شوال ۱۳۰۶ھ میں مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بہاولپور میں براہینِ قاطعہ کے ایسے ہی مقامات پر مناظرہ کرکے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کو لاجواب کردیا تھا۔

۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء میں مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک رسالہ ''حفظ الایمان'' منظرِ عام پر آیا جس میں بڑے جارحانہ انداز میں لکھا ہے کہ:

''آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید' عمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے''۔ (حفظ الایمان ص ۸)

اِن عبارات کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی مسلمان بے تعلق نہیں رہ سکتا' کیونکہ یہ ماوشما کا معاملہ نہیں ہے یہ اس ذاتِ کریم کی عزت وناموس کا مسئلہ ہے جن کی بارگاہ میں جنید وبایزید ہی نفس گم کردہ حاضری نہیں دیتے بلکہ ملائکہ بھی باادب حاضر ہوتے ہیں' یہ وہ دربار ہے جہاں اُونچی آواز میں گفتگو کرنے سے تمام زندگی کے اعمال ضائع ہوجاتے ہیں' جہاں غلط معنی کے موہم الفاظ استعمال کرنا بھی ناجائز ہے کسی شاعر نے کیا صحیح کہا ہے کہ:

جو سرورِ پاک کے تقدس کو گھٹائے ۔۔۔ وہ اور بھی کچھ ہے مسلمان نہیں ہے

مولوی حسین احمد ٹانڈوی لکھتے ہیں:

''حضرت مولانا گنگوہی...... فرماتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرورِ کائنات علیہ السلام ہوں' اگرچہ کہنے والے نے نیتِ حقارت نہ کی ہو' مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہوجاتا ہے''۔ (حسین احمد ٹانڈوی' الشہاب الثاقب صفحہ ۵۷)

عبارات مذکورہ کے الفاظ موہم تحقیر نہیں بلکہ کھلم کھلا گستاخانہ ہیں ان کا قائل کیوں کر کافر نہ ہوگا؟ یہی وجہ تھی کہ علماءِ اہلسنّت تحریر وتقریر میں ان عبارات کی قباحت برملا بیان کرتے رہے اور علماءِ دیوبند سے مطالبہ کرتے رہے کہ یا تو اِن عبارات کو صحیح مجمل بیان کیجئے یا پھر توبہ کرکے اِن عبارات کو قلمرد کرویجئے' اس سلسلے میں رسائل لکھے گئے' خطوط بھیجے گئے' آخر جب علماءِ دیوبند کسی طرح ٹس سے مس نہ ہوئے تو اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز نے تحذیر الناس کی تصنیف کے تیس سال بعد' براہینِ قاطعہ کی اشاعت کے قریباً سولہ سال بعد اور حفظ الایمان کی اشاعت کے قریباً ایک سال بعد ۱۳۲۰ھ میں المعتقد المنتقد کے حاشیہ المعتمد المستند میں مرزائے قادیانی اور مذکورہ بالا قائلین (مولوی قاسم نانوتوی' مولوی رشید احمد گنگوہی' مولوی خلیل انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی) کے بارے میں اِن کی عبارات کی بناء پر فتوائے کفر صادر کیا۔

یہ فتویٰ علمائے دیوبند سے کسی ذاتی مخاصمت کی بناء پر نہیں تھا کہ بلکہ ناموسِ مصطفیٰ (ﷺ) کی حفاظت کی خاطر ایک فریضہ ادا کیا گیا تھا' مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی' ناظمِ تعلیمات شعبہ تبلیغ دارالعلوم دیوبند اس فتوے کے بارے میں رقمطراز ہیں:

''اگر (مولانا احمد رضا) خاں صاحب کے نزدیک بعض علماءِ دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر اِن علماءِ دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہوجاتے''۔ (مرتضیٰ حسن دربھنگی' اشد العذاب صفحہ ۱۳)

اس تفصیل سے یہ ظاہر ہوگیا کہ امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ناموسِ رسالت (ﷺ) کی پاسداری کا کماحقہٗ فریضہ ادا کیا اور علمائے دیوبند کا اصرار ہے کہ اِن اکابر کی عزت پر حرف نہیں آنا چاہئے۔ خواہ وہ کچھ کہتے اور لکھتے رہیں' اس مقام پر پہنچ کر یہ کہنے کی ضرورت نہیں رہتی کہ حق پر کون ہے۔ یہ بھی معلوم ہوگیا کہ بریلوی اور دیوبندی نزاع کی اصل بنیاد یہ عبارات ہیں نہ کہ فروعی مسائل' مولانا مودودی اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

''جن بزرگوں کی تحریروں کے باعث بحث ومناظرہ کی ابتداء ہوئی وہ تو اب مرحوم ہوچکے اور اپنے رب کے حضور حاضر ہوچکے مگر افسوس ہے کہ جو تلخی اور گرمی آغاز میں پیدا ہوئی دونوں طرف سے اس میں اضافہ ہو رہا ہے''۔ (مقالات یوم رضا' حصہ دوم صفحہ ۶۰)

مودودی صاحب یہ تلقین فرمارہے ہیں کہ اب نزاع کو جانے دیں' نزاع کھڑا کرنے والے تو اگلے جہان میں پہنچ چکے ہیں' حالانکہ نزاع ان

''بزرگوں'' کی ذات سے نہیں تھا' وجہ مخاصمت تو یہ عبارات تھیں جواب بھی من وعن موجود ہیں۔ جب تک ان کے بارے میں متفقہ فیصلہ نہیں ہو جاتا اس نزاع کے خاتمے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔

۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے المعتمد المستند کا وہ حصہ جو فتویٰ پر مشتمل تھا حرمین طیبین کے علماء کی خدمت میں پیش کیا جس پر وہاں کے ۳۵ جلیل القدر علماء نے زبردست تقریظیں لکھیں اور واشگاف الفاظ میں تحریر کیا مرزائے قادیانی کے ساتھ ساتھ افراد مذکورہ بلاشک وشبہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کو حمایتِ دین کے سلسلے میں بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا' علمائے حرمین کریمین کے یہ فتوے ''حسام الحرمین'' (۱۳۲۴ھ) کے نام سے شائع کر دیئے گئے۔

بجائے اس کے کہ گستاخانہ عبارات سے رجوع کیا جاتا علمائے دیوبند کی ایک جماعت نے مل کر ایک رسالہ ''المہند المفند'' ترتیب دیا جس میں کمال چابکدستی سے یہ ظاہر کیا کہ ہمارے عقائد وہی ہیں جو اہلسنّت وجماعت کے ہیں' حالانکہ باعثِ نزاع عبارات متعلقہ کتابوں میں بدستور موجود تھیں' صدر الافاضل حضرتِ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہٗ نے ''**التحقیقات لدفع التلبیسات**'' لکھ کر ایسی تمام عبارتوں کو طشت از بام کر دیا۔

حسام الحرمین کا اثر زائل کرنے کے لئے علماء دیوبند نے یہ شوشہ چھوڑا کہ یہ فتوے علماءِ حرمین کو مغالطہ دے کر حاصل کیے گئے ہیں۔ کیونکہ اصل عبارات اُردو میں تھیں' ہندوستان (پاک وہند) کے علماء میں سے کوئی بھی حسام الحرمین کا مؤید نہیں ہے' اس پروپیگنڈے کے دفاع کے لئے شیر بیشۂ اہلسنّت مولانا حشمت علی خان رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے متحدہ پاک وہند کے اڑھائی سو سے زیادہ نامور علماء کی حسام الحرمین کی تصدیقات ''الصوارم الہندیہ'' کے نام سے شائع کر دیں۔

دیوبندی مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء اب بھی عام طور پر عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بلاوجہ اکابرِ دیوبند کی تکفیر کی تھی حالانکہ وہ صحیح معنوں میں مسلمان اور اسلام کے خادم تھے اور ''المہند'' ایسی کتابوں کی بڑھ چڑھ کر اشاعت کرتے ہیں اِن حالات میں حسام الحرمین کے شائع کرنے کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی تاکہ اختلاف کا صحیح پسِ منظر سامنے آجائے اور کسی کے لئے مغالطہ آمیزی کی گنجائش نہ رہے۔

۲۲ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ	محمد عبدالحکیم شرف قادری
۳۰ ستمبر ۱۹۷۵ء	مدرسہ جامعہ نظامیہ لاہور

مکیة مہری تصدیقات(۲۵' ۱۳ھ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم.

سلام ہماری طرف سے اور اللہ عزوجل کی رحمت اور اس کی برکتیں ہمارے سرداروں امن والے شہرِ مکہ معظمہ کے عالموں اور ہمارے پیشواؤں سیّد المرسلین ﷺ کے شہرِ مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر اللہ تعالیٰ درود وسلام وبرکت نازل کرے ہمارے نبی ﷺ اور سب انبیاء علیہم السلام پر پھر آپ کی آستانہ بوسی کے بعد آپ کی جناب میں عرض (ایسی عرض جیسے کوئی حاجتمند بے نواستم دیدہ گرفتار دل شکستہ عظمت والے کریموں سخاوالے رحیموں سے عرض کرے جنکے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ بلاورنج دور فرماتا اور اُن کی برکت سے خوشی وسود مندی بخشتا ہے) یہ ہے کہ مذہبِ اہلسنّت ہندوستان میں غریب ہے۔ اور فتنوں اور محنتوں کی تاریکیاں مہیب شر بلند ہے اور ضرر غالب اور کام نہایت دشوار تو سنی اپنے دین پر صبر کرنے والا ایسا ہے جیسے آگ مٹھی میں رکھنے والا۔ تو آپ جیسے سرداروں پیشواؤں کریموں کے ذمہ ہمت پر مددِ دین اور تذلیل مفسدین واجب ہے' جب تلواروں سے نہیں تو قلموں سے سہی۔ فریاد! فریاد! اے خُدا کے لشکرو نبی ﷺ کی فوج کے سوارو ہماری مدد کرو اپنی روشنائی سے اور دفعِ دشمناں کیلئے سامان مہیا کرو اور اس سختی میں ہمارے بازو کو قوت دو اور اِن امور کے ظاہر کرنے میں بقدرِ قدرت ایک آسان بات یہ ہے کہ ہمارے شہروں کے علماء سے ایک مردنے جو ہمارے سرداروں اور عمائد کی زبان پر لقب عالمِ اہلسنّت وجماعت سے ملقب ہے' اپنی جان کو اِن گمراہوں اور قباحتوں کے دفع میں وقف کر دیا۔ کتابیں تصنیف کیں اور بیانات تالیف کئے اس کی تصنیفیں دوسو ۲۰۰ (یہ شمار اُس وقت تھا اور اب بفضلہ تعالیٰ چار سو سے زائد تصانیف ہیں) سے زائد ہوئیں جن سے دین کیلئے زینت اور زنگ کا دور ہونا ہے اِن میں سے المعتمد المنتقد کی شرح المعتمد المستند ہے اس کی ایک مبحث شریف میں اِن کفری بدعات کے اصول پر کلام کیا جو آج ہندوستان میں شائع ہو رہی ہیں۔ اس مبحث میں سے ہم بعض فرقوں کا ذکر اسی کی عبارت

میں آپ حضرات پر عرض کرتے ہیں تاکہ حضرات کی نگاہِ تصدیق سے مشرف ہو اور سنّت شادماں و مسرور ہو اور حضرات کی تصحیح و تحقیق کی برکت سے مذہب اہلسنّت پر سے ہر مشکل دور ہو اور صاف ذکر فرمائیے کہ وہ سردارانِ گمراہی جن کا ذکر اس مبحث میں کیا ہے آیا ایسے ہی ہیں جیسا مصنف نے کہا ہے تو جو حکم اس میں اس نے لگایا سزاوار قبول ہے یا اِن لوگوں کو کافر کہنا جائز نہیں نہ عوام کو ان سے بچانا اور نفرت دلانا روا ہے۔ اگرچہ وہ ضروریاتِ دین کا انکار کریں اور اللہ رب العٰلمین (عزوجل) اور اُسکے رسول (ﷺ) معزز وامین کو بُرا کہیں اور اپنا یہ اہانت بھرا کلام چھاپیں اور شائع کریں۔ اس لئے کہ وہ عالم و مولوی ہیں اگرچہ وہابی ہیں تو اِن کی تعظیم شرعًا واجب ہے اگرچہ اللہ و رسول (عزوجل و ﷺ) کو گالیاں دیں جیسا کہ بعض جاہلوں کا گمان ہے جن کے دلوں میں ایمان مستقر نہ ہوا اور اے ہمارے سردار اپنے رب عزوجل کے دین کی مدد کو بیان فرمائیے کہ یہ لوگ جن کا نام مصنف نے لیا اور اِن کا کلام نقل کیا (اور ہاں یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں جیسے قادیانی کی اعجاز احمدی اور ازالۃ الاوہام اور فتوائے رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہینِ قاطعہ کہ در حقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کیلئے اس کے شاگرد خلیل احمد انبیٹھوی کی نسبت ہے اور اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان کہ اِن کتابوں کی عباراتِ مردودہ پر امتیاز کیلئے خط کھینچ دیئے گئے ہیں) آیا یہ لوگ اپنی اِن باتوں میں ضروریاتِ دین کے منکر ہیں۔ اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علماء معتمدین نے فرمایا جو اِن کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے اور جو ان میں شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں تامل کرے یا اِن کی تعظیم کرے یا اِن کی تحقیر سے منع کرے تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے۔ آپ حضرات ہمیشہ فضلِ خدا سے مسلمانوں پر احکامِ دین کا اضافہ فرماتے ہیں۔ اور درود وسلام نازل ہو تمام رسولوں کے سردار محمد ﷺ اور اُن کے آل واصحاب پر۔

المعتمد المستند میں اوّلاً یہ تحقیق کی کہ بدعت کفریہ والا یعنی ہر وہ شخص کہ دعویٰ اسلام کے ساتھ ضروریاتِ دین میں کسی چیز کا منکر ہو یقینًا کافر ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنے اور اس کے جنازے کی نماز پڑھنے اور اِس کے جنازے کی نماز پڑھنے اور اِس کے ساتھ شادی بیاہ کرنے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے اور اِس کے پاس بیٹھنے اور اس سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں اِس کا حکم بعینہٖ وہی ہے جو مرتدوں کا حکم ہے۔ جیسا کہ کتبِ مذہب مثال ہدایہ وغرر و ملتقی الابحر و درمختار و مجمع الانہر و شرح نقایہ برجندی و فتاویٰ ظہیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و فتاویٰ عالمگیری وغیرہا متون و شروح فتاویٰ میں تصریح ہے (اس تحقیق کے بعد یہ عبارت لکھی) اور چاہئے کہ ہم گنائیں اُن اشقیا میں سے بعض فرقے جو ہمارے شہروں اور زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔ اِس لئے کہ فتنے سخت صدمہ رساں ہیں اور ظلمتیں گھنگھور گھٹا کی طرح چھائی ہوئی ہیں۔ اور زمانہ کی وہ حالت ہے جیسی صادق مصدوق ﷺ نے خبر دی تھی کہ آدمی صبح کو مسلمان ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مسلمان ہے اور صبح کو کافر۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ تو اِن کافروں کے کفر پر آگاہی لازم ہے جو اِسلام کے نام کو اپنا پردہ بنائے ہوئے ہیں۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ان میں سے ایک فرقہ مرزائیہ ہے اور ہم نے ان کا نام غلامیہ رکھا ہے غلام احمد قادیانی کی طرف نسبت۔ وہ ایک دجال ہے جو اس زمانہ میں پیدا ہوا کہ ابتداء مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور واللہ اُس نے سچ کہا کہ وہ مسیح دجال کذاب کا مثیل ہے۔ پھر اسے اور اُونچی چڑھی اور وحی کا ادعا کیا اور واللہ وہ اِس میں بھی سچا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ در بارۂ شیاطین فرماتا ہے ایک ان کا دوسرے کو وحی کرتا ہے۔ بناوٹ کی بات دھوکے کی۔ رہا اس کا اپنی وحی کو اللہ سبحٰنہٗ کی طرف نسبت کرنا اور اپنی کتاب براہینِ غلامیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب بتانا یہ بھی شیطان ہی کی وحی سے ہے کہ لے مجھ سے اور نسبت کر رب العٰلمین کی طرف پھر دعویٰ نبوت و رسالت کی صاف تصریح کردی اور لکھدیا کہ اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا اور زعم کیا کہ ایک آیت اس پر اُتری ہے کہ ہم نے اسے قادیان میں اتارا اور حق کے ساتھ اُترا اور زعم کیا کہ وہی وہ احمد ہے۔ جن کی بشارت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی اور اُن کا یہ قول جو قرآن مجید میں مذکور ہے میں بشارت دیتا آیا ہوں اس رسول ﷺ جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں۔ جن کا نامِ پاک احمد ﷺ ہے۔ اس سے مراد میں ہوں اور زعم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا ہے کہ اِس آیت کا مصداق تو ہی ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے پھر اپنے نفس لئیم کو بہت انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے افضل بتانا شروع کیا اور گروہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے کلمۃ خدا اور روح خدا اور رسولِ خدا عزوجل عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تنقیصِ شان کیلئے خاص کر کے کہا:

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو   اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور جب کہ اس سے مواخذہ ہوا کہ تو اپنے آپ کو رسولِ خدا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مثیل بتاتا ہے تو وہ عقل کو حیران کردینے والے معجزے کہاں ہیں جو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا کرتے تھے۔ جیسے مردوں کو جلانا اور مادر زاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرنا اور مٹی سے ایک پرندہ کی صورت بنانا پھر اُس میں پھونک مارنا اُس کا حکم خدا عزوجل سے پرندہ ہو جانا تو اس کا یہ جواب دیا کہ عیسیٰ یہ باتیں مسمریزم سے کرتے تھے (کہ انگریزی میں ایک قسم کے شعبدے کا نام ہے) اور لکھا کہ میں ایسی باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی کر دکھاتا اور جب پیشین گوئی کرنے کی عادت اسے چڑی ہوئی

ہے اور پیشین گوئیوں میں اس کا جھوٹ نہایت کثرت سے ظاہر ہوتا ہے تو اپنی اس بیماری کی یہ دوا نکالی کہ پیشین گوئیاں جھوٹی جانا کچھ نبوت کے منافی نہیں کہ پہلے چارسو ۴۰۰ انبیاء کی پیشن گوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں اور سب میں زیادہ جس کی پیشین گوئیاں جھوٹی ہوئیں وہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہیں اور یو ہیں شقاوت کی سیڑھیاں چڑھتا گیا یہاں تک کہ اِنہیں جھوٹی پیشینگوئیوں میں سے واقعہ حدیبیہ کو گنادیا تو اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اُس پر جس نے ایذا دی رسول اللہ ﷺ کو اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اُس پر جس نے کسی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایذا دی اور اللہ تعالیٰ کی درودیں اور برکتیں اور سلام اُس کے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اور جب کہ اس نے چاہا کہ مسلمان زبردستی اس کو ابن مریم بنالیں اور مسلمان اس پر راضی نہ ہوئے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل انہوں نے پڑھنا شروع کئے تو لڑائی کیلئے اُٹھا اور عیسیٰ علیہ السلام میں عیب اور خرابیاں بتانی شروع کیں۔ یہاں تک کہ اُن کی والدۂ ماجدہ تک ترقی کی جو صدیقہ ہیں اور غیرِ خدا سے بے علاقہ اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی گواہی سے چنی ہوئی اور سُتھری اور بے عیب ہیں اور تصریح کردی کہ یہودی جو عیسیٰ اور اُن کی ماں پر طعن کرتے ہیں اُن کا ہمارے پاس کچھ جواب نہیں۔ نہ ہم اصلاً اِن پر رد کرسکتے ہیں اور ان پاک بتول کو اپنی طرف سے اپنے خبیث رسالوں میں جابجا وہ عیب لگائے کہ مسلمان پر جن کا نقل کرنا بھی گراں ہے اور تصریح کردی کہ عیسیٰ کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں اُن کے بطلانِ نبوت پر قائم ہیں پھر اس خوف سے کہ تمام مسلمان اِس سے نفرت کرجائیں گے یوں اپنے کفر پر پردہ ڈالا کہ ہم انہیں صرف اس وجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآنِ مجید نے انہیں انبیاء میں شمار کردیا ہے۔ پھر پلٹ گیا اور بولا کہ ان کی نبوت کا ثبوت ممکن نہیں اور اس کے اِس قول میں جیسا کہ دیکھ رہے ہو قرآنِ مجید کا بھی جھٹلانا ہے کہ اس نے ایسی بات کی جس کے بطلان پر دلائل قائم ہیں ان کے سوا اس کے کفریات ملعونہ اور بہت ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کے اور تمام دجالوں کے شر سے پناہ دے۔

دوسرا فرقہ وہابیہ امثالیہ (یعنی رسول اللہ ﷺ کے چھ یا سات مِثل موجود ماننے والے) اور خواتمیہ (یعنی نبی اکرم ﷺ کے سوا اور طبقاتِ زمین میں چھ خاتم النّبیین موجود جاننے والے) اور ہم سابق میں ان کے احوال واقوال اور یہ کہ وہ تھے اور نہ رہے بیان کرچکے ہیں اور وہ کئی قسم ہیں ایک امیر حسن وامیر احمد سہوانیوں کی طرف منسوب اور نذیر یہ نذیر حسین دہلوی کی طرف منسوب اور قاسمیہ قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جس کی تحذیر النّاس ہے اور اس نے اپنے اس رسالہ میں کہا ہے " بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو۔ جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہوتو بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بے ایمانی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخرز مانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں الخ حالانکہ فتاوی تمتہ اور الا شباہ والنظائر وغیرہا میں تصریح فرمائی کہ اگر محمد ﷺ کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لئے کہ حضورِ اقدس ﷺ کا آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے اور یہ وہی نانوتوی ہے جسے محمد علی کانپوری ناظم ندوہ نے حکیم امت محمدیہ کا لقب دیا۔ پاکی ہے اسے جو دلوں اور آنکھوں کو پلٹ دیتا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم. تو یہ سرکش شیطان کے چیلے با آنکہ اس مصیبت عظیم میں سب شریک ہیں۔ آپس میں مختلف رایوں میں پھوٹے ہوئے ہیں۔ جو شیطان فریب کی راہ سے ان کے دلوں میں ڈالتا ہے اور ان کی تفصیل متعدد رسالوں میں ہو چکی۔

تیسرا فرقہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کے پیرو پہلے تو اس نے اپنے پیر طائفہ اسمٰعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزوجل پر یہ افترا باندھا کہ اس کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے اور میں نے اس کا یہ بیہودہ بکنا ایک مستقل کتاب میں رد کیا جس کا نام سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح رکھا اور میں نے یہ کتاب بصیغۂ رجسٹری اس کی طرف اور اس پر بھیجی' اور بذریعہ ڈاک اس کے پاس سے رسید آگئی جسے گیارہ برس ہوئے اور مخالفین تین برس خبریں اڑاتے رہے کہ جواب لکھا جائے گا' لکھ گیا' چھاپا جائے گا' چھپنے کو بھیج دیا۔ اور اللہ عزوجل اسلئے نہ تھا کہ دغا بازوں کے مکر کو راہ دکھاتا تو وہ نہ کھڑے ہوسکے نہ کسی سے مدد پانے کے قابل تھے اور اب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھیں بھی اندھی کردیں جس کی بیچ کی آنکھیں پہلے سے پھوٹ چکی تھیں۔ تو اب جواب کی اُمید کہاں اور کیا خاک کے نیچے سے مروہ (یہ بعنایتِ الٰہی حضرت مصنف (امام اہلسنّت) کی کرامتوں سے ہے یہ لفظ انہوں نے گنگوہی کی زندگی میں لکھا تھا۔ پھر اللہ عزوجل نے گنگوہی کو موت دی اور اصلاً جواب دینے پر قادر نہ ہوا۔ ۱۲ مصحح عفی عنہ) جھگڑنے آئے گا پھر تو ظلم و گمراہی میں اس کا یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں (جو اس کا مہری دستخط میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا۔ بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا صاف لکھ گیا کہ جو اللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ (معاذ اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو اس لئے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں۔ جیسا اس نے کہا اور بس نہایت کار یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی تو لا الٰہ الا اللہ' اللہ عزوجل کے امکان کذب ماننے کا بُرا انجام دیکھ کیونکر وقوع کذاب ماننے کی طرف کھینچ کرلے گیا۔ یونہی سنت الٰہیہ جل وعلا چلی آئی ہے۔ اگلوں سے یہی ہیں وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہرا کیا۔ اور ان کی آنکھیں اندھی کردیں ولا حول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم.

چوتھا فرقہ وہابیہ شیطانیہ ہے۔ اور وہ رافضیوں کے فرقہ شیطانیہ کی طرح ہیں وہ شیطان الطاق (وہ فرقہ شیطانیہ کا گروہ ہے جامع مسجد کوفہ کے طاق

میں رہا کرتا تھا وہ شیاطین اسے مومن الطاق کہا کرتے اور حضرت امام جعفر صادق نے اس کا نام شیطان الطاق رکھا۔ ۱۲ مصحح عفی عنہ) کے پیرو تھے۔ اور یہ شیطان آفاق ابلیس لعین کے پیرو ہیں اور یہ بھی اُسی تکذیب خدا کرنے والے گنگوہی کے دم چھلے ہیں کہ اِس نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں تصریح کی (اور خدا کی قسم وہ قطع نہیں کرتی مگر ان چیزوں کی جن کے جوڑنے کا اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے) کہ ان کے پیر ابلیس کا علم نبی ﷺ کے علم سے زیادہ ہے اور یہ اس کا برا قول خود اس کے بد الفاظ میں (ص ۴۷) پر یوں ہے "شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخرِ عالم کی وسعتِ عالم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ اور اس سے پہلے لکھا کہ شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ فریاد اے مسلمانوں فریاد! اے وہ جو سیّد المرسلین (ﷺ) پر ایمان رکھتے ہو اسے دیکھو یہ جو دعویٰ کرتا ہے کہ علم و پختہ کاری میں اُونچے پائے پر ہے اور ایمان و معرفت میں ید طولےٰ رکھتا ہے اور اپنے دم چھلوں میں قطب اور غوثِ زمانہ کہلاتا ہے کیسی منہ بھر کے گالی دے رہا ہے محمد رسول اللہ (ﷺ) کو اور اپنے پیر ابلیس کی وسعتِ علم پر تو ایمان لاتا ہے اور وہ جنہیں اللہ عزوجل نے سکھا دیا جو کچھ وہ نہ جانتے تھے اور اللہ عزوجل کا فضل اُن پر عظیم ہے وہ جن کے سامنے ہر چیز روشن ہو گئی اور انہوں نے ہر چیز پہچان لی اور جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے جان لیا اور مشرق و مغرب میں جو کچھ ہے سب جان لیا اور تمام اگلوں پچھلوں کا علم انہیں حاصل ہوا جیسا کہ ان تمام باتوں پر بکثرت احادیث میں تصریح فرمائی ان کے حق میں یوں کہتا ہے کہ اُن کی وسعتِ علم میں کونسی نص ہے۔ کیا یہ علام ابلیس پر ایمان اور علمِ محمد ﷺ کے ساتھ کفر نہ ہوا اور بے شک نسیم الریاض میں فرمایا (جیسا کہ اس کا نص اصل کتاب میں گزر چکا ہے) کہ جو کسی کا علم حضور اقدس (ﷺ) سے زیادہ بتائے اس نے بیشک حضور اقدس (ﷺ) کو عیب لگایا اور حضور (ﷺ) کی شان گھٹائی۔ تو وہ گالی دینے والا ہے اور اس کا حکم وہی جو گالی دینے والے کا ہے اصلاً فرق نہیں اس میں سے ہم کسی صورت کا استثنا نہیں کرتے اور ان تمام احکام پر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ سے اب تک برابر اجماع چلا آیا ہے پھر میں کہتا ہوں اللہ عزوجل کے مہر کر دینے کے اثر دیکھو کیونکر اکھیارا اندھا ہو جاتا ہے اور راہ حق چھوڑ کر چوپٹ ہونا پسند کرتا ہے ابلیس کیلئے تو زمین کے علم محیط پر ایمان لاتا ہے اور جب محمد رسول اللہ (ﷺ) کا ذکر آیا تو کہتا ہے یہ شرک ہے حالانکہ شرک تو اُسی کا نام ہے کہ اللہ عزوجل کیلئے کوئی شریک ٹھہرایا جائے تو جس چیز کا مخلوق میں سے کسی ایک کیلئے ثابت کرنا شرک ہو تو وہ تمام جہان میں جس کے لئے ثابت کی جائے۔ یقیناً شرک ہوگا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا تو دیکھو ابلیس لعین کا اللہ عزوجل کے ساتھ شریک ہونے کا کیسا ایمان رکھتا ہے' شرکت تو محمد رسول ﷺ سے منتفی ہے۔ پھر غضب الٰہی کا گھٹا ٹوپ اُس کی آنکھوں پر دیکھو علم محمد ﷺ میں نص مانگتا ہے اور نص پر بھی راضی نہیں جب تک قطعی نہ ہو اور جب حضور اقدس ﷺ کے علم کی نفی پر آیا تو خود اسی بحث میں (ص ۴۶) پر اس ذلت دینے والے کفر سے چھ سطر پہلے ایک باطل روایت کی سند پکڑی جس کی دین میں اصل نہیں اور اُن کی طرف اس کی جھوٹی نسبت کر رہا ہے۔ جنہوں نے اِسے راویت نہ کیا بلکہ اس کا صاف رد کیا۔ کہ کہتا ہے شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ حالانکہ شیخ نے **مداج النبوۃ** میں یوں فرمایا ہے۔ یہاں یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے۔ بعض روایات میں آیا کہ نبی ﷺ نے یوں فرمایا میں تو ایک بندہ ہوں اِس دیوار کے پیچھے کا حال مجھے معلوم نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول محض بے اصل ہے اِس کی راویت صحیح نہ ہوئی دیکھو کیسی **لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ** سے دلیل لایا اور **اَنْتُمْ سُکٰرٰی** کو چھوڑ گیا۔ اِسی طرح امام ابن حجر نے فرمایا اس کی کچھ اصل نہیں اور امام ابن حجر مکی نے افضل القریٰ میں فرمایا اس کی کوئی سند نہ پہنچائی گئی۔ اور میں نے اس کے یہ دونوں قول یعنی وہ جو اس نے تکذیب الٰہی عز جلالہٗ اور تنقیصِ علم رسول اللہ ﷺ کا وبال اپنے سر لیا اس کے بعض شاگردوں اور مُریدوں کے سامنے پیش کیے۔ تو اس نے میرا اخلاف کیا اور بول بھلا ہمارے پیر کہیں ایسے کفر بک سکتے ہیں تو میں نے اُسے کتاب دِکھائی اور اُس کے کفر کا پردہ کھولا تو مجبور ہو کر اُسے یہ کہنا پڑا کہ یہ کتاب میرے پیر کی نہیں۔ یہ تو اُن کے شاگرد خلیل احمد انبیٹھی کی ہے۔ میں نے کہا اُس نے اِس پر تقریظ لکھی اور اِسے کتاب مستطاب اور تالیفِ نفیس کہا۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اِسے قبول کرے اور کہا یہ براہین قاطعہ اپنے مصنف کی وسعتِ نورِ علم اور فسحتِ ذکاء و فہم و حسنِ تقریر و بہائے تحریر پر دلیل واضح ہے۔ تو اس کا مُرید بولا کہ شاید اُنہوں نے یہ کتاب ساری نہ دیکھی۔ کہیں کہیں متفرق جگہ سے کچھ دیکھی اور اپنے شاگرد کے علم پر بھروسہ کیا میں نے کہا یوں نہیں بلکہ اس نے اسی تقریظ میں تصریح کی ہے اس نے یہ کتاب اوّل سے آخر تک دیکھی بولا شاید اُنہوں نے غور سے نہ دیکھی ہوگی میں نے کہا ہشت بلکہ اس نے تصریح کی ہے میں نے اسے بغور دیکھا اور تقریظ میں اُس کی عبارت یہ ہے۔ اس احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب براہین قاطعہ کو اوّل سے آخر تک بغور دیکھا۔ اچھا تو دنگ ہو کر رہ گیا۔ ناحق جھگڑنے والا اور اللہ تعالیٰ ہٹ دھرموں کا مکر نہیں چلنے دیتا اور اس فرقہ وہابیہ شیطانیہ کے بڑوں میں ایک اور شخص اِسی گنگوہی کے دم چھلوں میں ہے۔ جسے اشرف علی تھانوی کہتے ہیں اِس نے ایک چھوٹی سی رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی نہیں۔ اور اس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول ﷺ کو ہے ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے اور اس کی ملعون عبارت یہ ہے آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مُراد بعض غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔ الیٰ قولہ اور اگر تمام علوم غیب مُراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔ میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ اِتنی سی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی۔

کہ زید اور عمرو اور اس شیخی بگھارنے والے کے یہ بڑے جن کا اس نے نام لیا۔ انہیں غیب کی کوئی بات معلوم ہوگی بھی تو محض بطور ظن حاصل ہوگی۔ امورِ غیب پر علم یقینی تو اصالۃً خاص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ملتا ہے۔ اور غیرِ انبیاء کو جن امورِ غیب پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہی کے بتانے سے ملتا ہے نہ کسی اور کے۔ کیا تو نے اپنے رب کو نہ دیکھا کیسا ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع کر دے۔ ہاں اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو چنتا ہے اور اسی نے فرمایا (عزت والا وہ فرمانے والا) اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ دیکھو اس شخص نے کیسا قرآنِ عظیم کو چھوڑا اور ایمان کو رخصت کیا اور یہ پوچھنے بیٹھا کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے ایسے ہی اللہ مہر لگا دیتا ہے ہر مغرور بڑے دغاباز کے دل پر پھر خیال کرو اس نے کیونکر مطلق علم اور علم مطلق میں حصر کر دیا۔ اور ایک دو حرف جاننے اور ان علموں میں جن کے لئے حد نہ شمار کچھ فرق نہ جانا تو اس کے نزدیک فضیلت اسی میں منحصر ہوگئی کہ پورا احاطہ ہو اور فضیلت کا سلب واجب ہوا ہر اس کمال سے جس میں کچھ بھی باقی رہ جائے تو غیب اور شہادت کی کچھ تخصیص نہ رہی مطلق علم کی فضیلت کا سلب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے واجب ہوا اور علم غیب حاصل ہونے سے زائد روشن ہے پھر میں کہتا ہوں ہرگز کبھی تو نہ دیکھے گا کہ کوئی شخص محمد ﷺ کی شان گھٹائے اور وہ ان کے رب جل وعلا کی تعظیم کرتا ہو۔ حاشا خدا کی قسم ان کی شان وہی گھٹائے گا جو ان کے رب تبارک وتعالیٰ کی شان گھٹاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ ظالموں نے قرار واقعی خدا ہی کی قدر نہ پہچانی۔ اسلئے کہ یہ گندی تقریر اگر علم اللہ عزوجل میں جاری نہ ہو تو وہ قدرتِ الٰہی میں بعینہٖ بغیر کسی تکلیف کے جاری ہے جیسے کوئی بے دین جو اللہ سبحٰنہٗ تعالیٰ کی قدرتِ عامہ کا منکر ہو۔ اس منکر سے کہ علم محمد ﷺ کا انکار رکھتا ہے۔ سیکھ کر یوں کہے کہ اللہ عزجل کی ذاتِ مقدسہ پر قدرت کا حکم کا کیا جانا اگر بقول مسلمانان صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس قدرت سے مراد بعض اشیاء پر قدرت ہے یا کُل اشیاء پر اگر بعض قدرت ہونا مُراد ہے۔ تو اس میں اللہ عزوجل کی کیا تخصیص ہے۔ ایسی قدرت زید عمرو بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کیلئے بھی حاصل ہے اور اگر کُل اشیاء پر قدرت مُراد ہے اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے کہ اشیاء میں خود ذاتِ باری بھی ہے اور اسے اپنی ذلت پر قدرت نہیں ورنہ تحت قدرت ہو جائے گا تو ممکن ہو جائے گا تو واجب نہ رہے گا تو الٰہ نہ رہے گا تو بدکاری کو دیکھو کیسی ایک دوسری کی طرف کھینچ کے لے جاتی ہے اور اللہ کی پناہ جو سارے جہان کا ملک ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ طائفے سب کے سب کافر ومرتد ہیں۔ اجماعِ اُمتِ اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر و غرر اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے اور شفاء شریف میں فرمایا ہم اُسے کافر کہتے ہیں جو اسے کافر نہ کہے۔ جس نے ملتِ اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد کیا یا اُن کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے۔ اور بحر الرائق وغیرہ میں فرمایا جو بد دینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو اُس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا۔ اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اُس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمۂ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ احتیاط کی ضرورت ہاں ہاں احتیاط احتیاط اے مٹی اور پانی کے پتلے کہ تمام چیزیں جو پسند کی جائیں دین ان سب سے زیادہ عزت والا ہے اور بیشک کافری تو قیر نہ کی جائے گی اور بیشک گمراہی سے بچنا سب سے زیادہ اہم ہے اور بیشک ایک شر دوسرے شر کو نہایت کھینچ لانے والا ہے اور بیشک جن چیزوں کا انتظار کیا جاتا ہے ان سب میں بدتر دجال ہے اور بیشک اس کے پروان لوگ کے پردوں سے بھی بہت زیادہ ہونگے اور بے شک اس کے اچنبے ان کے شعبدوں سے زیادہ ظاہر اور بڑے ہونگے اور بیشک قیامت سب سے زیادہ وحشت والی سب سے زیادہ کڑوی ہے۔ تو اللہ کی طرف بھاگو کہ اہلا ٹیلوں تک پہنچ گیا اور نہ بدی سے پھرنا نہ نیکی کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے میں نے اسلئے اس مقام میں کلام طویل کیا کہ ان باتوں پر تنبیہ کرنا ان چیزوں میں تھا جو مہم سے بڑھ کر مہم ہیں اور اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے اور کیا اچھا کام بنانیوالا اور سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر تعظیم ہمارے سردار محمد ﷺ اور اُن کی تمام آل پر اور سب خوبیاں خدا عزوجل کو جو مالک سارے جہان کا ہے یہاں تک معتمد مستند کا کلام ختم ہوا۔ یہ ہے وہ جسے ہم نے آپ پر پیش کرنا چاہا اور آپ کے پاس ہر خیر وبرکت اُمید ہے ہمیں جواب افادہ کیجئے۔ اور آپ کے لئے بادشاہ کثیر العطا کی طرف سے بہت ثواب ہے اور درود وسلام رہنمائے حق اور اُن کے آل واصحاب پر روزِ جزا و شمار تک ۲۱ ذی الحجہ یوم پنجشنبہ ۱۳۲۳ھ مکہ مکرمہ میں لکھا گیا اللہ اس کا شرف اعزاز زیادہ کرے۔ الٰہی ایسا ہی کر۔

تقریظ

درپائے زخّارِ عالمِ کبیر جلیل المقدار علامہ بلند ہمت مرجع مستفیدین سردار کریم بر کت خلق صاحب فضل وتقدم منقطع بخدا پرہیزگار پاکیزہ صاحب دردِ دل مکہ معظمہ میں علمائے کرام کے اُستاد حرم محترم شافعیہ کے مفتی سیّدنا ومولانا محمد سعید بابصیل اللہ ان پر اپنے احسانوں سے نہایت وسیع دامن ڈالے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سب خوبیاں اُس خدا کو ہیں جس نے علمائے شریعت محمدیہ کو عالم کی تازگی بنایا اوران کی ہدایت اورحق کو واضح کرنے سے شہروں اور بلندیوں کو بھردیا اوران کی حمایت دین سیّد المرسلین ﷺ سے حضور کی ملت پاکیزہ کی چاردیواری کو دست درازی سے محفوظ فرمایا اوران کی روشن دلیلوں سے گمراہ گر بے دینوں کی گمراہی کو باطل کردیا۔

بعد حمد وصلوٰۃ میں نے وہ تحریر دیکھی جسے اس علامہ کامل استاد ماہر نے نہایت پاکیزگی سے لکھا جو اپنے نبی ﷺ کے دین کی طرف سے جہاد وجدال کرتا ہے یعنی میرے بھائی اور میرے معزز حضرت احمد رضا خاں نے اپنی کتاب مسمی بہ معتمد المستند میں جس میں بدمذہبی وبے دینی کے خبیث سرداروں کا رد کیا ہے بلکہ وہ ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر ہیں اور مصنف نے اس رسالہ میں اپنی کتاب مذکورہ سے کچھ خلاصہ کیا ہے اور اس میں چند فاجروں کے نام بیان کئے ہیں۔ جو اپنی گمراہی کے سبب قریب ہے کہ سب کافروں سے کمینہ تر کافروں میں ہوں تو اللہ اِسے اِس کے بیاپر اس پر کہ اس نے اِن کی خباثتوں اور فسادوں کا پردہ فاش کردیا۔ عمدہ جزاء عطا فرمائے اور اِس کی کوشش قبول کرے اور اہلِ کمال کے دلوں میں اس کی عظیم وقعت پیدا کرے۔ کہا اسے اپنی زبان سے اور حکم دیا اس کے لکھنے کا اپنے رب سے پوری مرادیں پانے کے اُمیدوار محمد سعید بن بابصیل نے کہ مکہ معظمہ میں شافعیہ کا مفتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اِسے اور اِس کے ماں باپ اور اُستادوں اور دوستوں اور بھائیوں اور سب مسلمانوں کو بخشے۔

محمد سعید بابصیل

تقریظ

یکتائے علمائے حقانی یگانہ کبرائے ربانی قربتوں اور تعریفوں والے عمائد واکابر کے فخر صاحب زہد وورع حیرت بخش کمالات کے بزرگ مکہ معظمہ میں خطیبوں اور اماموں کے سردار کجی وفساد کے روکنے والے فیض وہدایت کے بخشنے والے مولانا شیخ ابوالخیر احمد میرداد اللہ (عزوجل) قیامت تک ان کا نگہبان ہو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سب خوبیاں اُس خدا (عزوجل) کو کہ اُس نے جس پر چاہا فیض وہدایت سے احسان فرمایا جو سب سے بڑی نعمت ہے اور اس پر ایسا فضل کیا جو کچھ اس کے دل میں آئے اور جو خطرہ گزرے سب حق ومطابق تحقیق ہے میں اس کی حمد کرتا ہوں کہ اس نے ہمارے نبی ﷺ کے علمائے اُمت کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند کیا اور انہیں دلیل ومحبت قائم کرنے کے ساتھ باریک احکام نکالنے کا ملکہ بخشا اور میں اس کا شکر بجالاتا ہوں کہ علماء میں جنہوں نے تائیدِ حق کے لئے قیام کیا اللہ نے ان کے نشان بلند فرمائے اوران کے مخالف کو پست کیا کہ انہوں نے مشرق ومغرب میں شہرے پائے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی ساجھی نہیں ایسے بندے کی گواہی جو خالص توحید بولا اور اسے زمانہ کی گردن میں یکتا حمائل کی طرح کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار وآقا محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہاں کیلئے نور ہدایت ورحمت کرکے بھیجا اور انہیں روشن بیان کے ساتھ بھیجا تاکہ یہ دین خالص اُمت پر کشادہ ہوجائے اللہ تعالیٰ اُن پر درود وسلام بھیجے اور اُن کی آل پر کہ شمع تاباں ہیں۔ اور اُن کے صحابہ پر کہ ہدایت کے ستارے اور موتیوں کی لڑیاں ہیں حمد وصلوٰۃ کے بعد بیشک وہ علامہ فاضل کہ اپنی آنکھوں کی روشنی سے مشکلوں اور دشواریوں کو حل کرتا ہے۔ احمد رضا خاں جو اسم بامسمّٰی ہے اور اس کلام کا موتی اس کے معنی کے جواہر سے مطابقت رکھتا ہے تو وہ باریکیوں کا خزانہ ہے۔ محفوظ گنجیوں سے چُنا ہوا معرفت کا آفتاب ہے جو ٹھیک دوپہر کو چمکتا علموں کی مشکلات ظاہر وباطن کا نہایت کھولنے والا جو اس کے فضل پر آگاہ ہوا سے سزاوار ہے کہ کہے اگلے پچھلوں کیلئے بہت کچھ چھوڑ گئے۔

زمانہ میں میں گرچہ آخر ہوا
وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان
کہ اِک شخص میں جمع ہو سب جہان

خصوصاً ان دلیلوں اور حجتوں اور حق واضح باتوں کے باعث جو اُس نے اِس رسالہ سزاوار قبول تعظیم واجلال مسمّٰے بہ المعتمد المستند میں ظاہر کیں جن سے اہلِ کفر والحاد کی جڑ کھود ڈالی۔ اسلئے کہ جو اِن اقوال کا معتقد ہو جن کا حال اس رسالہ میں مشرح لکھا ہے وہ بیشک کافر ہے گمراہ ہے دوسروں کو گمراہ

کرتا ہے۔ دین سے نکل گیا ہے۔ جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے۔ مسلمانوں کے تمام علماء کے نزدیک جو ملتِ اسلام و مذہب سنت و جماعت کی تائید کرنے والے اور بدعت و گمراہی و حماقت والوں کے چھوڑنے والے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ مصنف کو ان سب مسلمانوں کی طرف سے جو ائمہ ہدایت و دین کے پیرو ہیں جزائے کثیر دے اور اس کی ذات اور اس کی تصنیفات سے اگلوں پچھلوں کو نفع بخشے اور وہ رہتی دنیا تک حق کا نشان بلند کرتا اہلِ حق کو مدد دیتا ہے جب تک صبح و شام ہوا کرے اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے تمام جہان کو بہرہ مند کرے اور ہمیشہ مدد و عنایات الٰہی کی نگاہ اس پر رہے قرآنِ عظیم ہر دشمن و حاسد و بدخواہ کے مکر سے اِس حفاظت کرے صدقہ اُن کی وجاہت کا جن کی عزت عظیم ہے جو انبیاء و مرسلین کے ختم کرنے والے ہیں۔ اللہ اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب سب پر درود بھیجے اِسے لکھا محتاج آلہ گرفتار گناہ احمد ابوالخیر بن عبداللہ میر داد نے کہ مسجد الحرام میں علم کا خادم و خطیب و امام ہے۔

احمد ابوالخیر میر داد

تقریظ

پیشوائے محققین والا ہمت و کبرائے مدققین عظیم المعرفتہ ماہر سردار بزرگ صاحب نور عظیم ابر بارندہ ماہ درخشندہ ناصر سنن فتنہ شکن سابق مفتی حنفیہ جن کی طرف اوّل سے اب تک طالبان فیضِ دور دور سے جاتے ہیں، صاحب عزت و افضال مولانا علامہ شیخ صالح کمال جلال والا عزت و جمال کے تاج ان کے سر پر رکھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سب خوبیاں اُس خدا (عزوجل) کو جس نے آسمانِ علوم کو علمائے عارفین کے چراغوں سے مزین فرمایا اور اُن کی برکات سے ہمارے لئے ہدایت اور حق واضح کے راستوں کو روشن کر دکھایا میں اس کے احسان و انعام پر اُس کی حمد کرتا ہوں اور اُسکے خاص اور عام افضال پر اسکا شکر بجالاتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی کہ اپنے کہنے والے کو نور کے منبروں پر بلند کرے اور کجی و بدکاری والوں کے شبہات کو اس کے پاس نہ آنے دے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا ﷺ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جنھوں نے ہمارے لئے حجت واضح کردی اور کشادہ راہ روشن فرمائی الٰہی تو درود اور سلام نازل فرما ان پر اور ان کی ستھری پاکیزہ آل پر اور اِن کے فوز و فلاح والے صحابہ اور اِن کے نیک پیرووں پر قیامت تک بالخصوص اس عالم پر کہ فضائل کا دریا ہے اور علمائے عمائد کی آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت مولانا محقق زمانے کی برکت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے سلامت رکھے اور ہر بری اور ناگوار بات سے اِسے بچائے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد اے امام پیشوا تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اُس کے برکتیں ہمیشہ بیشک آپ نے جواب دیا اور بہت ٹھیک دیا اور تحریر میں داد تحقیق دی اور مسلمانوں میں احسان کی ہیکلیں ڈالیں اور اللہ عزوجل کے یہاں عمدہ ثواب کا سامان کرلیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کے لئے مضبوط قلعہ بنا کر قائم رکھے اور اپنی بارگاہ سے آپ کو بڑا اجر اور بلند مقام دے۔ اور بیشک گمراہی کے وہ پیشوا جن کا تم نے نام لیا ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا اور تم نے اِن کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوار قبول ہے تو ان کا جو حال تم نے بیان کیا اس پر وہ کافر اور دین سے باہر ہیں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو اِن سے ڈرائے اور اِن سے نفرت دلائے اور اِن کے فاسد راستوں اور کھوٹی رایوں کی مذمت کرے اور ہر مجلس میں ان کی تحقیر واجب ہے اور ان کی پردہ دری امور صواب سے ہے اور خدا اس پر رحم کرے جس نے کہا۔

دین میں داخل ہے ہر کذاب کی پردہ دری
سارے بددینوں کی جولائیں عجب باتیں بری
دین حق کی خانقا ہیں ہر طرف پاتا گری
گر نہ ہوتی اہلِ حق و رشد کی جلوہ گری

وہی زیاں کار ہیں وہی گمراہ وہی ستم گار ہیں وہی کفار ہیں الٰہی اِن پر اپنا سخت عذاب اُتار اور انہیں اور جو ان کی باتوں کی تصدیق کرے۔ سب کو ایسا کردے کہ کچھ بھاگے ہوئے ہوں کچھ مردود اے رب ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈال بعد اس کے کہ تو نے ہمیں سچی راہ دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تو ہی بخشنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کے آل و اصحاب پر بکثرت درود و سلام بھیجے۔ سلخ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ اِسے اپنی زبان سے کہا اور لکھنے کا حکم دیا مسجدِ حرام شریف میں علم و علماء کے خادم محمد صالح بن علامہ مرحوم حضرتِ صدیق کمال حنفی سابق مفتی مکہ معظمہ نے اللہ اِسے اور اس کے والدین و اساتذہ و احباب سب کو بخشے اور اس کے دشمنوں اور حاسدوں اور برا چاہنے والوں کو مخذول کرے آمین۔

محمد صالح کمال

تقریظ

علامہ محقق عظیم الفہم مدقق لامع انوار فہوم مشرق آفتاب علوم صاحب رفعت و افضال مولانا علی بن صدیق کمال اللہ انہیں ہمیشہ عزت و جمال کے ساتھ رکھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سب خوبیاں اس خدا (عزوجل) کو جس نے اس دین صحیح کو علمائے باعمل سے عزت دی جو نفع دینے والے علم کا اکرام پاتے ہیں الٰہی تو نے جن کو وہ ستارے کیا کہ اندھیرے گھپ سخت تاریک زمانوں میں ان سے روشنی لی جائے اور شہاب کہ ان سے سرکشی و کجی و بدمذہبی کے گروہ ایسے جلائے جائیں کہ خاک سیاہ ہوکر رہ جائیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی جسے میں اس زحمت کے دن کے لئے ذخیرہ رکھتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ عظمت والے انبیاء کے خاتم اللہ عزوجل ان پر اور ان کے آل و اصحاب کرام پر درود بھیجے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں اپنے رب عزوجل کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ بلند ستارہ چمکا۔ اور یہ پورا نفع دینے والی دوا اس گھبراہٹ اور درد کے زمانہ میں پیدا ہوئی جس میں بدمذہبوں کو پرزور ابلے کی طرح ہم دیکھ رہے ہیں۔ اور بدمذہب لوگ ہر کشادہ اونچی زمین سے ڈھال کر طرف پے در پے آرہے ہیں۔ الٰہی ان سے شہروں کو خالی کر اور انہیں تمام خلق میں نکلا کر اور انہیں ہلاک کر جیسے تو نے ثمود اور عاد کو ہلاک کیا اور ان کے گھروں کو کھنڈر کر دے کچھ شک نہیں کہ یہ خارجی یہ دوزخ کے کتے یہ شیطان کے گروہ کافر ہیں اور ماننے اور گرویدگی کے لائق ہے جس کو یہ روشن ستارہ لایا۔ وہابیہ اور ان کے تابعین کی گردن پر تیغ براں اُستاد معظم اور نامور مشہور ہمارا سردار اور ہمارا پیشوا احمد رضا خاں بریلوی اللہ اسے سلامت رکھے اور دین کے دشمنوں دین سے نکل جانے والوں پر اس کو فتح دے ہمارے سردار محمد ﷺ کی عزت کا صدقہ اور آپ پر سلام ہو۔

علی ابن صدیق کمال

تقریظ

دریائے مواج عالم کبیر صاحب فخر بقیۃ اکابر معتمد و رآ خر متوکل باصفا صاحب وفا منقطع تنہا احای سنن ماحی فتن جلوہ گاہ لمعہائے نور مطلق مولانا شیخ محمد عبدالحق مہاجر الٰہ آبادی قوت و نعمت کے ساتھ رہیں اور آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور اس کی مغفرت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سب خوبیاں اس خدا (عزوجل) کو جس نے اپنا جو بندہ پسند کیا۔ اس کو اس شریعت کی حمایت کی توفیق بخشی اور اسے علم و حکمت میں اپنے پیغمبروں کا وارث کیا اور یہ کیسا بلند و بالا مرتبہ ہے اور درود و سلام ہمارے سردار محمد ﷺ پر جن میں ان کے مولیٰ نے ساری خوبیاں جمع فرما دیں اور اُن کے آل و اصحاب پر جن کی جانیں ان کا حکم سننے والی اور ان کا فرمان ماننے والی ہیں۔ جب تک کلیوں پر بلبل اپنی نغمہ سرائیوں سے شور کرے۔

حمد و صلاۃ کے بعد اس شرف والے رسالے پر مطلع ہوا۔ اور وہ خوش نما تحریر اور زیبا تقریر جو اس میں مندرج ہے دیکھی تو میں نے اسے ایسا پایا کہ اس سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں نہ غیر سے اور وہی ہے جسے کان جی لگا کر سنیں کہ اس کی خوبی اور اس کا فیض ظاہر ہے۔ اس کے مؤلف علامہ عالم جلیل دریائے زخار پر گو بسیار فضل کثیر الاحسان دلیر دریائے بلند ہمت ذہین دانشمند بحر ناپیدا کنار شرف و عزت و سبقت والے صاحب ذکا ستھرے نہایت کرم والے ہمارے مولانا کثیر الفہم حاجی احمد رضا خاں نے کہ وہ جہاں ہو اللہ اس کا ہو اور ہر جگہ اس کے ساتھ لطف فرمائے اس تفصیل و تحقیق و ربط و ضبط و تدقیق میں راہ صواب پائی۔ انصاف کیا اور عدل کیا اور رہنمائی و ہدایت کی تو واجب ہے کہ شبہ کے وقت اسی تحقیق کی طرف رجوع کی جائے اور اسی پر اعتماد ہو تو اللہ اُسے پوری جزا بخشے اور اس پر انجام دے کی اپنی نعمتیں کثیر وافر کرے اور لہذا یاد تک اس کے فضل کو ممتد کرے نہایت وسیع عیش کے ساتھ جس سے جی نہ اکتائے نہ کوئی حادثہ پیش آئے سردار مرسلین سید العٰلمین ﷺ کا صدقہ اُن پر اور اُن کی عزت والی آل اور عظمت والے اصحاب پر اللہ کی سب سے ستھری درود اور سب سے پاکیزہ سلام لکھا اور اس بندۂ ضعیف نے اپنے رب رحمٰن کی حرم میں پناہ لئے ہے محمد عبدالحق ابن مولانا حضرت شاہ محمد الٰہ آبادی اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ اپنے فضل عام کا معاملہ کرے۔ ۸ صفر المظفر ۱۳۲۳ھ صاحب ہجرت پر دس لاکھ درود و سلام۔

۱۲۸۱ھ

محمد عبدالحق

تقریظ

خیر المتأخرین و کامل المتقین حامی سنت و اہل سنت ماحی بدعت و زینت دلیل و نہار کعوی روزگار خطیب خطباے کرام محافظ کتب حرم علامہ ذی قدر بلند عظیم الفہم دانشمند حضرت مولانا سید اسماعیل خلیل "اللہ تعالیٰ انہیں عزت و تعلیم کے ساتھ ہمیشہ رکھے"۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سب خوبیاں خدا (عزوجل) کو جو ایک اکیلا سب پر غالب ہے قوت و عزت و انتقام و جبروت والا جو صفات کمال و جلال کے ساتھ متعالی ہے کافروں سرکشوں گمراہوں کی باتوں سے منزہ ہے جس کا نہ کوئی ضد ہے نہ مانند نہ نظیر۔ پھر درود و سلام اُن پر جو سارے جہان سے افضل ہیں ہمارے سردار محمد ﷺ ابن عبداللہ تمام انبیاء و رسل کے خاتم اپنے پیرو کو رسوائی اور ہلاکت سے بچانے والے اور جو ہدایت پر نابینائی کو پسند کرے اسے مخذول کرنے والے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے۔ غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو اس کی پیروہوں جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال۔ بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں کہ ان میں کوئی تو دین متین کو پھینکنے والا ہے اور ان میں کوئی ضروریات دین کا انکار کرتا ہے جن پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ تو اسلام میں ان کا نام و نشان کچھ باقی نہ رہا۔ جیسا کہ کسی جاہل سے جاہل پر بھی پوشیدہ نہیں۔ کہ وہ جو کچھ لائے ایسی چیز ہے جسے سنتے ہی کان پھینک دیتے ہیں اور عقلیں اور طبیعتیں اور دل اس کا انکار کرتے ہیں نیز پھر میں کہتا ہوں میرا گمان تھا کہ یہ گمراہان گمراہ گر فاجر کافر دین سے خارج ان میں جو بد اعتقادی حاصل ہوئی اس کا منشا بدفہمی ہے کہ عبارات علمائے کرام کو نہ سمجھے اب مجھے ایسا علم یقین حاصل ہوا جس میں اصلاً شک نہیں کہ یہ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں دین محمد ﷺ کو باطل کرنا چاہتے ہیں تو ان میں تو کسی کو اصل دین کا انکار کرتے پائے گا اور ان میں کوئی ختم نبوت کا منکر ہو کر نبوت کا مدعی ہے اور کوئی اپنے آپ کو عیسیٰ بتاتا ہے اور کوئی مہدی اور ظاہر میں ان سب میں ہلکے اور حقیقت میں ان سب سے سخت یہ وہابیہ ہیں خدا ان پر لعنت کرے اور ان کو رسوا کرے اور اور ان کا ٹھکانا اور ان کا مسکن جہنم کرے بے پڑھے جاہلوں کو جو چوپاؤں کی طرح ہیں دھوکے دیتے ہیں کہ وہی پیروان سنت ہیں اور ان کے سوا اگلے نیک امام اور جو ان کے بعد ہوئے بدمذہب ہیں اور روشن کے تارک و مخالف ہیں اے کاش میں جانتا کہ گروہ سلف کرام طریقہ نبی ﷺ کے متبع نہ تھے تو طریقہ نبی ﷺ کا پیرو کون ہے اور میں اللہ عزوجل کی حمد بجالاتا ہوں۔ کہ اس نے عالم باعمل کو مقرر فرمایا۔ جو فاضل کامل ہے۔ منقبتوں اور فخروں والا اس مثل کا مظہر کہ اگلے پچھلوں کے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے یکتائے زمانہ اپنے وقت کا یگانہ مولانا حضرت احمد رضا خاں اللہ بڑے احسان والا پروردگار اسے سلامت رکھے ان کی بے ثبات حجتوں کو آیتوں اور قطعی حدیثوں سے باطل کرنے کیلئے اور وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ علمائے مکہ اس کے لئے اُن فضائل کی گواہیاں دے رہے ہیں اور اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو علمائے مکہ اس کی نسبت یہ گواہی نہ دیتے بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے۔ تو البتہ حق و صحیح ہو۔

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان
کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

تو اللہ عزوجل اسے دین اور اہل ایمان کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا کرے اور اسے اپنے احسان اپنے کرم سے اپنا فضل اپنی رضا بخشے اور حاصل یہ کہ زمین ہند میں سب طرح کے فرقے پائے جاتے ہیں اور یہ اعتبار ظاہر ہے۔ ورنہ وہ حقیقت میں کافروں کے رازدار ہیں اور دین کے دشمن ہیں اور ان باتوں سے ان کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں۔ الٰہی ہدایت نہیں مگر تیری ہدایت اور نہ نعمتیں ہیں مگر تیری نعمتیں اور اللہ ہم کو بس ہے اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے اور نہ گناہوں سے پھرنا نہ طاعت کی مگر اللہ عظمت و بلندی والے کی توفیق سے الٰہی ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی پیروی ہمیں روزی کر اور ہمیں باطل کو باطل دکھا اور ہمارے دل میں ڈال کہ اس سے دور ہیں اور اللہ درود و سلام بھیجے ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کے آل و اصحاب پر اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے جلال والے رب (عزوجل) کے معافی کے امیدوار حرم مکہ معظمہ کی کتابوں کے حافظ سید اسماعیل ابن سید خلیل نے۔

اسماعیل خلیل السید بن ۱۳۹۱

تقریظ

صاحب علم محکم وفضیلت بلند وکرم واحسان وخلق حسن وذو رزینت مولانا علامہ سید مرزوقی ابو حسین "اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں ان کا نگہبان ہو"۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سب خوبیاں اُس خدا (عزوجل) کو جس نے عالم کے آسمان میں ایک مہر درخشاں چمکایا' جو گمراہوں کی اندھیریوں کو مٹانے والا اور سرکوب ہوا اور راہ حق کی طرف رہنمائی کی حجت کامل بنا اور ایسا کشادہ راستہ کہ جو اسے چلے نہ اس کا پاؤں پھسلے اور نہ کج ہو۔ یہ سب اس کے وجود سے جنکی رسالت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں وسیع نعمتوں کا فیض پہنچایا اور معرفت سے خالی دلوں کو بھر دیا ہمارے سردار ومولیٰ محمد ﷺ جن کو اللہ (عزوجل) نے روشن آیتیں اور عقل کو حیران کردینے والے معجزے عطا فرمائے اور انہیں بقدر اپنی مشیت کے غیبوں پر علم بخشا۔ اللہ تعالیٰ اُن پر درود بھیجے اور اُن کے آل و اصحاب پر جو ایمان میں ہم پر سابق ہوئے اور دین نبی ﷺ کی مددگاری اور اس کے جمانے اور اس کے راستے آراستہ کرنے میں انہوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں وہی ٹھیک ٹھیک مُراد کو پہنچے۔ صورت وسیرت دونوں میں شرف والے ایسی نیک نامی کے ساتھ ممتاز جو ہمیشہ باقی رہے گی اور ایسے ثواب کے ساتھ مخصوص جو نامۂ اعمال میں افزونی وترقی پائیگا۔ اور ان کے پیروں پر جو اُن کی درست چال کو مضبوط تھامے ہوئے ہیں۔ اور اُن کے سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں۔ بالخصوص حضور کے وارث علمائے نامدار جن کے نور سے سخت اندھیری میں روشنی لی جاتی ہے۔ اللہ عزوجل زمانے کی بقا تک ان کا وجود رکھے اور بلندیوں کے آسمان پر ان کے سعد ستارے تمام گاؤں اور شہروں میں ظاہر کرے اے اللہ (عزوجل) ایسا ہی کر حمد و صلوٰۃ کے بعد بیشک مجھ پر اللہ کا احسان ہوا۔ اور اسی کے لئے حمد وشکر ہے کہ میں حضرت عالم علامہ سے ملا جو زبردست عالم دریاؤ عظیم الفہم ہیں ان کی فضیلتیں وافر اور بڑائیاں ظاہر اور دین کے اُصول وفروع اور علم کے علیحدہ ومجموع میں تصانیف مکاثر خصوصاً اہل بطلان دین سے نکل جانے والے بدمذہبوں کے رد میں اور بیشک میں نے ان کا اچھا ذکر اور بڑا مرتبہ پہلے ہی سُنا تھا۔ اور ان کی بعض تصانیف کے مطالعہ سے مشرف ہوا جن کے نور قندیل سے حق روشن ہوا تو ان کی محبت میرے دل میں جم گئی اور میرے قلب وعقل میں متمکن ہو چکی تھی۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد

بسا کیں دولت از گفتار خیزد

تو جب اللہ تعالیٰ نے اس ملاقات سے احسان فرمایا میں نے وہ کمال ان میں دیکھے جن کا بیان طاقت سے باہر ہے میں نے علم کا کوہ بلند دیکھا جسکے نور کا ستون اُونچا ہے اور معرفتوں کا ایسا دریا جس سے مسائل نہروں کی طرح چھلکتے ہیں۔ سیراب ذہن والا ایسے علموں کا صاحب جن سے فساد کے ذریعے بند کئے گئے۔ تقریر علوم دینیہ کی محافظت میں طاقتور زبان والا جو علم کلام وفقہ وفرائض پر غلبہ کے ساتھ حاوی ہے۔ توفیق الٰہی سے مستحبات و سنن وواجبات وفرائض پر محافظت کرنے والا عربیت وحساب کا ماہر منطق کا وہ دریا جس سے اس کے موتی حاصل کئے جاتے ہیں اور کیسی خوبی کے ساتھ حاصل کئے جاتے ہیں۔ علم اصول تک وصول کا آسان کرنے والا اس لئے کہ ہمیشہ اس کی ریاضت رکھا ہے۔

حضرت مولنا علامہ فاضل مولوی بریلوی حضرت احمد رضا اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے اور دونوں جہاں میں اسے ہمیشہ سلامت رکھے اور اس قلم کو تیغ برہنہ کرے جس کا نیام نہ ہو مگر اہل بطلان کی گردنیں۔ ایسا ہی کر یا اللہ (عزوجل) ایسا ہی تو مجھے انہیں دکھ کر۔ اللہ ان کا نگہبان ہو شاعر صاحب نظم ونثر کا یہ قول یاد آیا۔

قافلے جانب احمد سے جو آتے تھے یہاں

حال دریافت پہ سنتا تھا نہایت اچھا

جب ملے ہم تو خدا کی قسم ان کانوں میں

اس سے بہتر نہ سنا تھا جو نظر نے دیکھا

اور میں نے اپنے آپ کو اس کی مدح میں مراد خواہش کی مقدار تک پہنچنے سے عاجز ودرماندہ دیکھا اور حضرت فاضل مذکور نے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ثواب مضاعف کرے۔ مجھ پر بڑا احسان کیا کہ تالیف جلیل اور تصنیف پر دانش میرے دیکھنے میں آئی جس میں ان نئے گمراہ فرقوں کا حال لکھا ہے جو اپنی خبیث وکفری بدعتوں کے سبب کافر ہوگئے تو میں نے گڑگڑانے کے ہاتھ بلند کئے صاحب شفاعت ﷺ کے وسیلہ سے شفاعت چاہتا ہوا اللہ (عزوجل) سے محافظت ایمان کی دعا کرتا ہوا کفر وفسق ومعصیت سے اس کی پناہ مانگتا ہوا اور یہ کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں' گمراہ گروں کی سرایت عقائد سے بچائے اور یہ کہ حضرت مؤلف کو سب سے بہتر جزا قیامت کے دن عطا کرے کہ وہ ایسے مقام پر قائم ہوئے جس کا شکر سب مسلمان کریں یعنی ان بطلان والے سخت جھوٹے مفتریوں کے رد اور ان کی رسوائیوں اور جھوٹی باتوں اور برائیوں کے بیان میں اور کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ جس عقیدہ پر ہیں حد درجہ کا فاسد وباطل ہے جو نہ عقلوں کے نزدیک کسی طرح معقول نہ نقلیں اس کی تصدیق کریں بلکہ نرے وہم اور جھوٹی بناوٹ کی باتیں ہیں نہ اس کے لئے کوئی دلیل ہے نہ کوئی شبہ۔ جو ان کا عذر ہو سکتے۔ نہ کوئی تاویل بلکہ وہ تو صرف خواہش نفسانی کی پیروی ہے جو معاذ

اللہ ہلاکت میں ڈالنے والی ہے اور بیشک اللہ سبحانہٗ نے فرمایا "بلکہ ظالم لوگ اپنی خواہش نفس کی پیرو ہوئے" اور فرمایا "ٹھیک راہ چلنے کو خواہش کی پیروی نہ کرو" اور فرمایا "خواہش کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے بہکا دے گی اللہ (عزوجل) کی راہ سے" اور فرمایا "بھلا کیا دیکھا تو نے اس کو جس نے اپنی خواہش کو خدا بنالیا" اور فرمایا "اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی تو اس کی کہاوت کتے کی طرح ہے کہ تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے" اور فرمایا "اس نے خواہش کی پیروی کی اور اس کا کام حد سے گزر گیا" اور بیشک طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو توبہ سے محروم رکھتا ہے جب تک کہ بدمذہبی نہ چھوڑے اور ابن ماجہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ (عزوجل) انہیں چاہتا ہے کہ کسی بدمذہب کا کوئی عمل قبول کرے جب تک کہ وہ اپنی بدمذہبی نہ چھوڑے نیز ابن ماجہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ کوئی فرض نہ نفل نکل جاتا ہے اسلام سے ایسا جیسے نکل جاتا ہے بال آٹے سے اور بخاری و مسلم نے صحیحین میں ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل روایت کی اس میں ہے کہ جب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو غش سے افاقہ ہوا فرمایا میں بیزار ہوں اس سے جس سے بیزار ہوئے رسول اللہ ﷺ تا آخر حدیث اور مسلم نے اپنی صحیح میں یحییٰ بن یعمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی کہ اے ابو عبدالرحمٰن ہماری طرف کچھ لوگ نکلے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں تقدیر کوئی چیز نہیں اور ہر کام ابتداءً واقع ہوتا ہے کہ اس سے پہلے اس کے متعلق کوئی تقدیر وغیرہ نہ تھی فرمایا جب تم ان سے ملو تو انہیں خبر کر دینا کہ میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیگانے ہیں۔

انتہی۔ تو اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جس نے حق کی طرف سے مجادلہ کیا اور اس کی تائید کی اور اسے ظاہر کیا اور باطل کو دھکا دیا اور ہلاک کیا اور اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جس نے اس کام میں اعانت کی دین کی مدد اور باطل والے کافروں کو مخذول کرنے کے لئے اور اللہ (عزوجل) رحم کرے اس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے دور ہوا اور صبح وشام اللہ قدرت والے بلندی والے کی پناہ چاہی ان رسیوں کے پھندوں میں پڑنے سے یہ کہتا ہوا کہ سب تعریف اُس خدا (عزوجل) کو ہے جس نے مجھے اس بلا سے نجات دی جس میں ان کو مبتلا کیا۔ اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے فضیلت بخشی (کہ آدمی کیا مسلمان کیا سنی کیا) کہ بیشک ترمذی نے بوساطت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا جو کسی بلا کے مبتلا کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے کہ سب خوبیاں اُس خدا (عزوجل) کو جس نے مجھے اس بلا سے بچایا جس میں تجھے گرفتار کیا اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے فضیلت دی وہ بلا اُسے نہ پہنچے گی ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن ہے اور اللہ اس مرد پر رحم کرے جو ان لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگے کہ اس گمراہی کو چھوڑیں اور ان باطل عقیدوں اور ان کفر و ضلالت کی بدعتوں کو پھینکیں اور ان سے توبہ کریں روگردانی کریں اور سب سے زیادہ سیدھے راستے کی توفیق پائیں اس لئے کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی رب نہیں اور اُسی کی خیر خیر ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اور اپنے نبی ﷺ اور اچھے ہوئے پر درود بھیجے اور اُن کے آل و اصحاب اور ہر تابع و پیرو پر الٰہی ایسا ہی کر اور سب خوبیاں اُس خدا کو جو صاحب سارے جہان کا اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا مسجد حرام شریف میں طالب علموں کے ایک خادم محمد مرزوقی ابو حسین نے اللہ اس کی بخشش کرے آمین۔

محمد مرزوقی ابو حسین

۱۳۲۶ھ

تقریظ

صاحب شرف روشن فخر بلند فاضل کامل عالم باعمل سرشکن اہل مکر و کید مولانا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید "اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں تائید و تقویت کے ساتھ رکھے"۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

سب خوبیاں خدا (عزوجل) کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود و سلام تمام پیغمبروں کے سردار اور اُن کی آل و اصحاب سب پر اور اللہ تعالیٰ ان کے تابعوں اور قیامت تک ان کے اچھے پیروں سے راضی ہو۔

بعد حمد و صلوٰۃ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو ایسے فاضل علامہ کی تصنیف ہے جس کی طرف اطراف سے استفادہ کے لئے سفر کیا جائے عظیم فہم والا حضرت احمد رضا اور میں نے دیکھا کہ جن بجروں گمراہوں کا اس میں ذکر کیا گیا ہے۔ گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں اور دین سے باہر ہیں اور اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ میں اپنے عظمت والے مولیٰ (عزوجل) سے سوال کرتا ہوں کہ ان پر ایسے کو مسلط کرے جو ان کی شوکت کی بنیاد کھود کر پھینک دے اور ان کی جڑ کاٹ دے تو وہ یوں صبح کریں کہ ان کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔ بیشک میرا رب (عزوجل) ہر چیز قادر ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار و مولیٰ محمد ﷺ اور آپ کے آل و اصحاب پر سب پر درود بھیجے اور سب خوبیاں اُس خدا (عزوجل) کو جو سارے جہان کا مالک ہے کہا اسے اللہ تعالیٰ کی طرف حاجت مند بن ابی بکر باجنید نے۔

عمر بن ابی بکر باجنید

۱۳۲۶ھ

تقریظ

سردار لشکر علمائے مالکیہ سور دانوار عرش وفلک فاضل صاحب کمالات حیران کن صاحب خشوع وتواضع و پرہیزگاری وپاکیزگی جانشین مفتی مالکیہ مولانا شیخ عابد بن حسین "اللہ تعالیٰ انہیں سب سے اعلیٰ درجہ کی زینت سے مزین فرمائے"۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

سب حمد اُس خدا (عزوجل) کو جس نے علماء کے آسمان میں معرفت کے آفتاب چمکائے تو انہوں نے ان کی بلند شعاعوں سے دین پر سے بہتان والوں کی اندھیریاں ہٹادیں اور درود وسلام اُن پر جو سب سے زیادہ کامل ہیں۔ ایسوں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب دینے کے ساتھ خاص کیا اور انہیں ایسا نور کیا جو ملت اسلام سے شبہات کی تاریکیوں کو یقینی آیتوں سے مٹاتا ہے اور ان کو تمام عیوب مثل کذب وخیانت وغیرہ سب سے پاک کیا اس کے خلاف کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے۔ تمام علمائے امت کے نزدیک سزاوار تذلیل ہے اور ان کی عزت والی آل وسیادت والے صحابہ پر۔

بعد حمد وصلوٰۃ جبکہ اس فتنوں اور عالمگیر شر کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس دین متین کو زندہ کرنے کی اسے توفیق بخشی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا وہ جو سید عالم ﷺ کے وارثوں سے ہے علمائے مشاہیر کا سردار اور معزز فاضلوں کا مایہ افتخار دین اسلام کا سعادت نہایت محمود سیرت ہر کام میں پسندیدہ صاحب عدل عالم باعمل صاحب احسان حضرت مولیٰ احمد رضا خاں تو اس نے اس باب میں فرض کفایہ ادا کردیا اور اپنی قطعی حجتوں سے اہل بطلان کی اُس گمراہی کا قلع قمع کردیا جو ارباب علم پر ظاہر تھی اور اللہ تعالیٰ نے سب سے نیک تر وقت اور سب سے شریف تر طالع اور سب سے مبارک تر ساعت میں مجھ پر احسان کیا کہ مشار الیہ کے آفتاب سعادت سے مجھے برکت ملی اور اس کے احسان وبخشش کے میدان میں میں نے پناہ پائی اور اس کے اس رسالہ پر واقف ہوا جسے اس نے اپنے ان رسالوں کا خلاصہ ٹھہرایا جن میں حجتیں قائم کیں اور اُن اقسام گمراہی کا حال کھول دیا جو اہل فساد سے صادر ہوئیں۔ اور وہ اہل فساد غلام احمد قادیانی ورشید احمد وخلیل احمد واشرف علی وغیرہم کھلے کافران گمراہ ہیں اور مصنف نے اس رسالہ سے ان کی صریح گمراہی کا منہ کالا کردیا تو اس وقت مجھے ان کا کلام یاد آیا جنہیں اُن کے مولیٰ نے چن لیا کہ یہ اُمت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی۔ انہیں نقصان نہیں ہوگا۔ جو ان کا خلاف کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آئے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر درود وسلام بھیجے اور اُن کی آل پر جو اُن کے ساتھ نسبت والے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس مؤلف کو جس نے یہ فرض ادا کیا اور اپنے آفتابوں سے دین کے چہرے سے تاریکیاں دور کیں اور ان اہل بطلان کی گمراہیوں کا قلع قمع کردیا۔ جو کمزور مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑتے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے اور اس کی سعادت کا ماہ تمام آسمان شریعت روشن میں چمکتا رکھے اور اُسے اپنی محبوب پسندیدہ باتوں کی توفیق بخشے اور اس کی تمنا کی انتہا تک اسے خیر عطا فرمائے ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی کر۔

اسے کہا اپنے منہ سے اور حکم دیا اس کے لکھنے کا بلاد حرم میں علم کے
خادم محمد عابد ابن مرحوم شیخ حسین مفتی سرداران مالکیہ نے

محمد عابد بن حسین

۱۳۰۶ھ

تقریظ

فاضل ماہر کامل صاحب صفا وپاکیزگی وذہن وذکا صاحب تصانیف وطبع لطیف مولانا علی بن حسین مالکی "اللہ تعالیٰ ان کو نور آسمانی سے منور کرے"۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اور آپ پرائے بڑی فضیلتوں والے اللہ (عزوجل) کا سلام اور اس کی رحمت اور اس کی برکتیں اور اس کی رضا بیشک سب سے زیادہ میٹھی بات اُس جلال والے کی حمد ہے جو ہر عیب اور مانند سے پاک ہے جس نے رسالت ختم فرمائی ایسے رسول اللہ (ﷺ) پر جو سب چنے ہوئے رسولوں علیہم السلام سے اکرم ہیں۔ اور ان کو اور اپنے سب رسولوں (علیہم السلام) کو خلاف بیانی اور ہر عیب سے پاک کیا اور تمام مخلوقات میں اپنے رسولوں (علیہم السلام) کو علم غیب عطا فرمانے سے خاص کیا۔ تو جو شخص ان پر ادنیٰ نقص لگائے وہ باجماع اُمت مرتد ہے۔

الٰہی (عزوجل) تو ان سب انبیاء اور اُن کی آل واصحاب پر درود وسلام بھیج اور اُن کی عظمت رکھ بالخصوص اپنے مصطفیٰ (ﷺ) اور اُن کے اہل صدق ووفا پر حمد وصلوٰۃ کے بعد جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ احسان کیا کہ اس آسمان صفا سے جسے استوار کاری لازم ہے آفتاب کے نہایت ظاہر کرنے والے ہیں اور کیوں نہ ہو۔ حالانکہ وہ آج دائرہ علوم کا مرکز ہے اور قوم اسلام کے گھر میں ستارہ ہائے آسمان علوم کا مطلع ہے مسلمانوں کا یاور اور راویوں کا نگہبان حجتوں کی تیغ براں سے گمراہ گروں بے دینوں کی زبانیں کاٹنے والا ایمان کے ستون روشنی کا بلند کرنے والا حضرت مولیٰ احمد رضا خاں تو انہوں نے مجھے کچھ اوراق پر اطلاع دی جن میں ان گمراہوں کے نام بیان کئے ہیں جو ہند میں نئے پیدا ہوئے اور وہ غلام احمد قادیانی ورشید احمد واشرف علی و

خلیل احمد وغیرہ ہیں۔ جو گمراہی اور کھلے کفر والے ہیں اور یہ کہ ان میں کوئی تو وہ ہے جس نے خود رب العٰلمین (عزوجل) کی شان میں کلام کیا اور ان میں کوئی وہ ہے جس نے برگزیدہ رسولوں کو عیب لگایا۔ اور یہ کہ مصنف نے ان سب گمراہ گروہوں کے کلام کا رد ایک نور طرز اور بلند قدر رسالے میں لکھا ہے جس کی حجتیں روشن ہیں اور مجھے حکم دیا کہ ان لوگوں کے کلام میں غور کروں اور دیکھوں کہ یہ کس ملامت کے مستحق ہیں۔ تو میں نے مصنف کا حکم ماننے کے لئے ان لوگوں کے اقوال میں نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ واقعی جس طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا۔ ان لوگوں کے اقوال ان کا کفر واجب کر رہے ہیں تو وہ سزا اور عذاب ہیں بلکہ وہ کافر گمراہوں سے بھی بدتر حال میں ہیں تو اللہ نے اس عالی ہمم کو کہ اس نے اپنے رسالوں سے ان کمینوں کے اقوال رد کئے اور اس زمانہ میں جس کا شر عام ہو رہا ہے فرض کفایہ کی بجا آوری کی اور ان فاجروں نے جو بے اصل بناوٹیں جوڑیں مسلمانوں کو ان سے باز رکھا اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر وہ جزا دے جو اپنے خاص بندوں کو عطا فرمائی اور اسے اس شریعت روشن کے زندہ کرنے کی توفیق دے اور اس کا کام ٹھیک صالح کرے اور اسے سعادت و تائید بخشے اور ان بدبخت لوگوں پر اس کی مدد کرے اور ہمیشہ اس کے اقبال کا ماہ تمام اس کے آسمان کمال میں چمکتا رہے۔ ایسا ہی کرائے اللہ ایسا ہی کرا اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے کہ اس کو ایسی نعمتوں دیں اور درود و سلام ان پر جو تمام عزت والے رسولوں علیہم السلام کے خاتم (ﷺ) ہیں اور آپ کے آل و اصحاب پر جب تک کہ ان کے ذکر سے کتابیں برکت حاصل کریں۔

کہا اسے اپنی زبان سے لکھا اسے اپنے قلم سے بندہ محتاج و گنہگار محمد علی مالکی مدرس مسجد الحرام ابن الشیخ حسین سابق مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ نے۔

محمد علی بن حسین

۱۳۱۰ھ

پھر فاضل علامہ ممدوح سلمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصنف المعتمد المستند دام فضلہ کی مدح میں
ایک روشن قصیدہ لکھا کہ ہدیہ انظار ناظرین ہے۔

جھومتا ناز میں طیبہ ہے کہ تیری قدرت
یہ مرا حسن یہ نکہت یہ حلاوت یہ صفت
کہہ رہا ہے دم نازش کہ میں ہوں خیر بلاد
میرے اعزاز کے نیچے ہے حرم کی عزت
میں ہوں اللہ کو ہر شہر سے بڑھ کر محبوب
مصطفیٰ کی برکت اُن کی دعا کی برکت
نیکیاں کے میں جس وجہ بڑھا کرتی ہیں
مجھ میں ہے اس سے فزوں فضل خدا کی کثرت
وہ فلک ہوں کہ منور ہے مرے تاروں سے
جملہ عالم میں ہدایت کی چمکتی صورت
ماہ میں شعشعہ افشاں ہے انہیں کا پر تو
مہر رخشاں میں درخشاں یہ انہیں کی رنگت
ہے فلک چادر نیلی میں اسی سے روپوش
گریہ ابر سے ہے غرقۂ آب خجلت
کام جاں دیں مرے زائر کو خدا کے محبوب
معجزے والے کی رفعت کو ہے جن سے رفعت
سُن رہا تھا مدینہ کی یہ اچھی باتیں
کہ یکایک ہوئی مکہ کی نمایاں طلعت
زیور حسن سے آراستہ نازش کرتی
کہ میں ہوں اُم قریٰ سب پہ ہے مجھ کو سبقت
خلق کا قبلہ ہوں مجھ میں ہے مشاعر کا ہجوم

مجھ میں ہے جائے حج و عمرہ قرباں کی کھپت
مجھ میں ہے خانۂ حق بیتِ معظم زمزم
ذوق کا ذائقہ ہر درد کی عکسی حکمت
سعی والوں کے لئے مجھ میں صفا مروہ ہیں
بوسہ دینے کے لئے عکسِ یمینِ قدرت

مستجار اور حطیم اور قدم ابراہیم
اور مسجدِ حسنہ جس میں پڑھیں بے منت
عمل طیبہ سے مسجد کا عمل لاکھ گنا
آئی مولیٰ سے روایت بہ سبیلِ صحت
بہتریں ارضِ خدا نزدِ خداہوں یہ بھی
اک روایت ہے مرے ناز کے آنچل میں بنت
سارے تارے تو مری پاک افق سے چمکے
مجھ پہ نازش کی مدینے کے لئے کون جہت
قاصدِ حق پہ مرے قصد سے واجب احرام
آئے میقات تو بن جائے گدا کی صورت
حکم مسطور ہے حق کا کہ ہوا فرض العین
حج مرا عمر میں اک بار جو رکھتا ہو سکت
اور یہ فرضِ کفایہ ہے کہ ہر سال ہو حج
میرے دربار میں جرموں کو ملی محویت
مجھ میں جب تک جو رہے اُس پہ ہو ہر روز مدام
ابتداءً مرے مولیٰ کی نگاہِ رحمت
وہ بھی عام ایسی کہ جو مجھ میں پڑے سوتے ہوں
دفترِ بخشش و رحمت میں ہو اُن کی بھی کھتت
ایک سو بیس ہیں خاص اس کی نظر ہائے کرم
روز اُترتی ہیں جو مجھ میں پے اہلِ طاعت
اہلِ طواف اہلِ نماز اہلِ نظر یعنی جو
ٹکٹکی باندھے ہیں مجھ پہ یہ ہیں اُن پہ قسمت
مہبطِ وحی ہوں میں مظہرِ ایماں ہوں میں
مجھ میں ہر گوشہ ہیں طاعاتِ الٰہی ثبت
جزءِ ایماں ہے محبت مری میں کرتا ہوں
دور ناپاکیوں کو کورۂ حداد صفت
پاک و ذی حرمت و عرش و بلدِ امن و صلاح
میرے اسما ہیں معلی میرے نام و نسبت
مجھ میں ہی اُترا ہے قرآن کا اکثر حصہ
مجھ سے ہی چاند کا اسرا تھا کہ چمکی چھ جہت
جبکہ مکہ نے یہ کی اپنی ثنا میں تطویل
اُٹھ کے طیبہ نے کہا تا بکجا طولِ صفت

مجھ کو یہ تربت اطہر ہی کفایت ہے کہ ہے
بہتریں بقعۂ بجزم علمائے امت

کتنی اصلوں نے شرف فرع سے پایا جیسے
مصطفیٰ سے ہوئی آبائے نبی کی عزت

مجھ میں کامل ہوا دین مجھ میں ہوئیں جمع آیات
مجھ میں وہ خلد کی کیاری ہے ریاضِ قربت

مجھ میں چالیس نمازیں ہیں برأت اخلاص
مجھ میں منبر جو بچھے گا لب حوضِ رحمت

ہر نجس دور کروں مجھ میں ہے محرابِ حضور
مجھ میں وہ پاک کو آں غرض سے جس کی شہرت

کردیا شہد لعابِ دہن شہ نے جسے
جس کو آئی ہے شہادت کہ ہے چاہِ جنت

مجھ میں قربت وہ ہے جو حج پہ مقدم ٹھہری
میں ہوں طابہ میں ہوں طہٰ کا مکانِ ہجرت

مکہ میں جرم بھی ہو ایک کا لاکھ اور مجھ میں
ایک کا ایک رہے مجھ میں ہے عاصی کی بچت

مجھ میں صدیق ہیں فاروق ہیں آلِ شہ ہیں
جن ستاروں سے چمک اٹھی زمیں کی قسمت

باتیں دونوں کی میں سن سن کے ہوا عرض گذار
فیصلے کے لئے چاہو حکمِ بانصفت

ربِ بلاغت کا معارف کا ہدیٰ کا مولیٰ
صاحبِ علم کہ دنیا کا ہے ناز و نزہت

عفت اور مجمع و مشہد میں وہ عزت والا
جس سے علموں کے رواں چشمے ہیں ایسی فطنت

اُس نے کی شرح مقاصد وہ ہوا سعد الدین
ذہن سے کشف کئے موقفِ دین و ملت

وہ ہدایت کا عضد فخر وہ محمود فعال
وہ جو کشافِ قرآں میں ہے محکم آیت

مشکلات اُس سے کھلے اُس کا بیان ایسا بدیع
جس کی لڑیوں سے جواہر کو ہے زیب و زینت

اس سے اعجاز و دلائل کا منور ایضاح
اُس سے اسرار بلاغت کی جلا بے رنجت

بولے وہ کون ہے ہم مانتے ہیں میں نے کہا
وہ معزز کہ ہے تقوے کی صفا و صفوت

دین کے علموں کا زندہ کن احمد سیرت
وہ رضا حاکمِ ہر حادثہ تو صورت

وہ بریلی وطن احمد وہ رضا ربِ کمال
خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت

دونوں بولے کہ خوشا حاکم صاحب تقویٰ
جس کی سبقت یہ ہے اجماع جہاں کی حجت

طیب طیب طیب خلف اہل ہدیٰ
جس کی آیات ہیں بلندی میں سمائے رفعت

ونج کھولے کہ ہیں معتقد ابن عماد
ابن حجہ کی حجج جن سے ہوئے حرف غلط

شرع کا حاکم بالا کہ خفا جی کا کمال
اس کے خورشید سے رکھتا ہے قمر کی نسبت

یاد ہے علم کھلائے کوئی اس کا سا سُنا
صاحب فضل اور اُس کی تو ہے مشہور آیت

واہما بدر کمال اُس کا سمائے عز ہے
ہادئ خلق ہو جب چھائے فتن کی ظلمت

رب افضال پہ ہادی کے درود اور سلام
جن کے سائے میں پنہ گیر ہے ساری خلقت

آل و اصحاب پہ جب تک کہ گلستاں میں رہے
گریۂ ابر سے کلیوں میں تبسم کی صفت

تمام ہوا قصیدہ اللہ کی حمد وعمدہ خوبی توفیق سے اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے اُن پر جن کو اپنی راہ کا ہادی بنایا اور اُن کی آل پر۔

محمد علی بن حسین

۱۳۱۰ھ

تقریظ

جوان صالح صاحب تحصیل وترقی وجمال وزینت مولانا جمال بن محمد بن حسین "اللہ تعالیٰ انہیں ہر نقص سے منزہ رکھے"۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سب خوبیاں اُس خدا (عزوجل) کو جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا اور ان کو اپنے سب رسولوں کا خاتم اور تمام جہان کے لئے سیدھی راہ کا ہادی کیا اور ان کے دین محکم کے علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا جو حق سے بدبختوں کی اندھیریوں کو دور کرتے ہیں اور درود وسلام جہان کے سردار اور ان کی عزت والی آل اور عظمت والے اصحاب پر۔

بعد حمد وصلوٰۃ میں اُن گمراہ گروں کے اقوال پر مطلع ہوا۔ جو ہند میں اب پیدا ہوئے ہیں تو میں نے پایا کہ اُن کے اقوال اُن کے مرتد ہو جانے کے موجب ہیں جس نے انہیں صریح رسوائی کا مستحق کر دیا۔ اور وہ (انہیں اللہ رسوا کرے) غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور اشرف علی اور خلیل احمد وغیرہ ہیں۔ جو کھلے کفر وگمراہی والے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ حضرت صاحب احسان مولانا احمد رضا خان کو اسلام اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے۔ کہ اس نے فرض کفایہ ادا کیا اور رسالہ المعتمد المستند میں ان کا رد لکھا۔ شریعت روشن کی حمایت کرتا ہوا اور اسے اپنی محبوب وپسندیدہ باتوں کی توفیق دے۔ اور اس کے حسب مراد اسے خیر عطا فرمائے ایسا ہی کرائے اللہ (عزوجل) ایسا ہی کر۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کے آل واصحاب پر درود بھیجے اسے کہا اپنی زبان سے اور لکھنے کا حکم دیا۔ بلاد حرم کے ایک مدرس یعنی محمد جمال نبیرہ مرحوم شیخ حسین نے جو پہلے مالکیہ کے مفتی تھے۔

محمد جمال بن محمد

۱۳۲۳ھ

تقریظ

جامع علوم فسیح فہوم مجید علوم عقلیہ مدرک فنون عقلیہ خوشخو نرم مزاج صاحب خشوع وتواضع نادر روزگار مولانا شیخ اسعد بن احمد دہان مدرس حرم شریف دام بالفیض والتشریف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حمد کرتا ہوں میں اس کے لئے جس نے رہتی دنیا تک شریعت محمدیہ ﷺ کو ہمیشگی دی اور مشاہیر علماء کے تیز ہائے قلم سے امت اسلام کی تائید کی اور ہر زمانہ میں اس کے حامی و مددگار مقرر فرمائے۔ جو عزیموں اور شرف والے ہیں کہ اس کے حرم کی حمایت کرتے ہیں اور اس کے حملے کو قوت دیتے ہیں۔ اور اس کی حجتوں کی تقریر کرتے ہیں۔ اور اس کی راہ کشادہ کو روشن کرتے ہیں۔ اور ایسے ہی ہر زمانہ میں مدد تازگی پاتی رہے گی۔ اور دشمن پر قہر ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ حکم الٰہی پورا ہو۔

درود وسلام ان پر جنھوں نے دین میں راہ جہاد نکالی اور حکم دیا کہ حجتوں کی تلواریں کافروں اور معاندوں اور سرکشوں مفسدوں کے جھڑ کنے کو نیام سے برہنہ کی جائیں اور ان کے آل واصحاب پر جو گروہ الٰہی کے لئے رہنما ستارے ہیں اور گروہ شیطان زیاں کار کو مردود و مطرود کرنے والے ہیں۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد میں اس عظمت والے رسالہ پر مطلع ہوا جس کے مصنف نادر روزگار وخلاصہ لیل ونہار ہے وہ علامہ جس کے سبب پچھلے اگلوں پر فخر کرتے ہیں اور جلیل فہم والا جس نے اپنے بیان روشن سے سحبان فصیح البیان کو عاقل بے زبان چھوڑا۔ میرا سردار اور میری سند حضرت احمد رضا بریلوی اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کی گردنوں پر اس کی تلوار کو قابو دے اور اس کے سر عزت پر اس کے نشانوں کو کشادہ کرے تو میں اس رسالہ کو نورانی شریعت کا محکم قلعہ پایا۔ جو ان دلیلوں کے ستونوں پر بلند کیا گیا ہے کہ باطل کو نہ ان کے آگے راہ ہے نہ پیچھے اور بے دینوں کے شبہے اس کے سامنے ٹھہرنے کو اٹھ نہیں سکتے کہ وہ اس کے خوف سے چھپے ہوئے ہیں۔ اس رسالہ نے قطعی حجتوں کی تلواریں کافروں کے عقیدوں پر کھینچیں اور اپنے روشن ستاروں سے بطلان والے شیطانوں پر تیر اندازی کی۔ اس تیغ برہنہ سے ان کے سر نیچے کئے گئے اور عقلا میں ان کی رسوائی مشہور ہوئی یہاں تک کہ ان لوگوں کا مرتد ہونا پہر دن چڑھے کے آفتاب کی مانند روشن ہو گیا۔ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی تو انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ اور ان کے عقیدوں سے ثابت ہو گیا کہ وہ اس دین قیم سے بالکل نکل گئے ان لوگوں کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

مجھے اپنی جان کی قسم یہ وہ تصنیف ہے جس پر علماء ناز کریں اور عمل کرنے والوں کو ایسا ہی کرنا چاہیے تو اللہ تعالیٰ اسلام و مسلمین کی طرف سے اس کے مؤلف کو جزائے خیر دے کہ اس نے مسلمانوں کی گردنوں میں نعمتوں کی حمائلیں ڈالیں اور اس نے دین کو نصرت دی اس مضبوط تالیف کے استوار کرنے سے جو حجت مخالف کا پامال کرنے کی حاکم ہوئی ہمیشہ اس کے دنوں کی روشنی چمکتی رہے اور ہمیشہ اس کا دروازہ کعبہ مرادات ومقاصد رہے جب تک کوئی مدح کرنے والے اس کی مدائح کی نغمہ سرائی کریں اور جب تک کہ کوئی اعلان کرنے والا اس کے شکر کا اعلان کرے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے طالب علموں کے خادم بخشش کے امید وار اسعد بن دہان نے عفا اللہ عنہ اور آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت وبرکات۔

الدہان اسعد راجی الغفران

تقریظ

فاضل ادیب ذی عقل ہوشمند دانائی حساب وکتاب بلند مرتبہ نکوئی روزگار مولانا شیخ عبد الرحمٰن دہان "ہمیشہ احسان ونکوئی کے ساتھ رہیں"۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سب خوبیاں اس خدا (عزوجل) کو جس نے ہر زمانہ میں کچھ لوگ قائم کئے جن کو اپنی خدمت میں توفیق بخشی اور بے دینوں کی منازعت کے وقت اپنی مدد سے ان کی تائید کی۔

اور صلاۃ وسلام ہمارے سردار محمد ﷺ پر جن کی بعثت نے کافروں اور سرکشوں کو ذلیل کر دیا۔ اور ان کے آل واصحاب پر جنھوں نے جہل کی آگ بجھا دی تو یقین کا نور آنکھوں دیکھا روشن ہو گیا۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد کوئی شک نہیں کہ وہ قوم جن کے حال سے سوال ہے زمانہ کفر صریح کی بیخ والے ہیں۔ دین سے نکل گئے ہیں جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانہ سے دنیا میں اس کے مستحق ہیں کہ سلطان اسلام ان کی گردنیں مارے (جان لیجئے کہ دنیا میں گردنیں مارنا بس حکام ہی کے سپرد ہے نہ عام (رعایا) کے جس طرح آخرت میں عذاب دینا صرف ذوالجلال والاکرام کے ہاتھ ہے اور لوگ جو سلاطین وحکام کے سوا ہیں ان کا فرض فقط زبان سے اور بیان سے جھڑکنا اور اہل اسلام کو شیاطین کے میل جول سے بچاتا ہے اور کام حکام تک پہنچاتا ہے اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کے بوتے بھر بلکہ حنفیہ فقہائے کرام نے کتب فقہ میں مصرح ارشاد فرمایا ہے کہ جس مرتد کو بے حکم بادشاہ قتل کر دے اسے بادشاہ سزا دے۔ جب

ممالک اسلامیہ میں یہ حکم ہے تو ان کے ماسوا میں کیسے نہ ہوگا۔ کیونکہ مرتد کے قتل کو غیر مسلم حکام یقینی قتل کردیں گے تو اس (قتل مرتد) میں اپنے ہاتھوں اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے اپنے ہاتھوں اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو اور اپنے نفس مسلم کو ایک کافر جان کے عوض قتل کیلئے پیش کرنا ہے۔ سیدنا عمر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے فرمایا۔ ارشاد کیا رسول اللہ ﷺ نے کہ یقیناً ساری دنیا کا زوال اللہ عزوجل کے نزدیک کسی مسلمان شخص کے مارے جانے سے بہت زیادہ ہلکا ہے۔ ترمذی ونسائی نے اسے روایت فرمایا تو اس بات کیلئے آپ خوب ہوشیار رہئے کہ جہاں کہیں اس رسالہ میں یہ احکام واقع ہوئے ہیں خاص بادشاہان زمانہ وحکام ہی کیلئے ہیں۔ چنانچہ انہی تقاریظ میں چند علمائے کرام نے اس کی تصریح فرمادی ہے) اور اللہ عزوجل کے حضور پیشی اور حساب کے دن سخت تر عذاب کے سزاوار۔ اللہ (عزوجل) اُن پر لعنت کرے اور اُن کو رسوائی دے اور اُن کا ٹھکانا دوزخ کرے۔

الٰہی جس طرح تو نے اپنے خاص بندے کو ان سرکش کافروں کی بیخ کنی کی توفیق دی۔ اور اسے تو نے اس قابل کیا کہ سید عالم ﷺ جو دین کی طرف بلاتے ہیں اس کے مخالفوں کو دفع کرے یونہی اس کی وہ مدد کر جس کے سبب تو دین کو عزت دے اور جس سے تو اپنا یہ وعدہ پورا کرے کہ مسلمانوں کی مدد کرنا ہم پر حق ہے۔ بالخصوص عالمان کا معتمد اور رسوخ والے فاضلوں کا خلاصہ علامہ زماں یکتائے روزگار جس کے لئے علمائے مکہ معظمہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سردار ہے بے نظیر ہے امام ہے میرے سردار میرے جائے پناہ حضرت احمد رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور مجھے اس کی روش نصیب کرے کہ اس کی روش سید عالم ﷺ کی روش ہے اور حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو ہر جہت سے اس کی حفاظت کرے۔ الٰہی ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت فرمائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تو ہی ہے بہت بخشنے والا اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد کرتا ہوا اپنے رب سے مغفرت کے امیدوار عبدالرحمٰن بن مرحوم احمد دہان نے۔

عبدالرحمٰن دہان

۱۳۰۲ھ

تقریظ

ان فاضل کی جو دین راست وحق قدیم پر مستقیم ہیں مکہ معظمہ میں مدرسہ صولتیہ کے مدرس مولانا محمد یوسف افغانی قرآن عظیم کے صدقے میں ان کی نگہبانی ہو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

پاکی ہے تجھے اے وہ جو بڑائی میں یکتا ہے اور ہر نقص وکذب وناسزا بات کے داغ سے ستھرا ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اس کی سی حمد جو اپنی عاجزی کا مقر ہوا اور تیرا شکر کرتا ہوں اس کا سا شکر جو ہمہ تن تیری طرف متوجہ ہوا اور میں درود وسلام بھیجتا ہوں ہمارے سردار محمد ﷺ تیرے انبیاء کے خاتم اور تیرے زمین وآسمان والوں سب کے خلاصے خلاصے اور ان کے آل واصحاب پر کہ تیرے چنے ہوؤں کی عمدہ ہیں اور ان سب پر جو کوئی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے تجھ سے ملنے کے دن سے۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جسے فاضل علامہ دریائے فہامہ نے تصنیف کیا جو اللہ کی مضبوط رسی تھامے ہوئے ہے دین وشریعت کے ستون روشنی کا محافظ نگہبان وہ کہ زبان بلاغت جس کا شکر پورا ادا کرنے میں قاصر اور اس کے حقوق واحسانات کی خدمت سے عاجز ہے وہ جس کے وجود پر زمانہ کو ناز ہے۔ مولانا حضرت احمد رضا خاں وہ ہمیشہ راہ ہدایت پر چلتا رہے اور بندوں کے سروں پر فضل کے نشان پھیلاتا رہے۔ اور شریعت کی حمایت کے لئے اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ رکھے اور اس کی تلوار کو دشمنوں کی گردنوں میں جگہ دے تو میں نے اسے پایا کہ اس نے ان مفسدوں مرتدوں کے عقیدوں کے بڑے بڑے ستون ڈھا دیئے جنہوں نے چاہا تھا کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھا دیں اور اللہ نہیں مانتا۔ مگر اپنے نور کا پورا کرنا حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو اور بیشک اس رسالہ میں حکمت اور دوٹوک بات امانت رکھی گئی۔ اس لئے کہ اہل عقل کے نزدیک وہ مقبول ہے اور وہ جسے اللہ نے گمراہ کیا۔ اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ایسوں میں سے جو اس رسالہ کا انکار کرے اس کا کیا اعتبار کہ اسے کون راہ دکھائے خدا کے بعد

دکھتی ہوئی آنکھوں کو برا لگتا ہے سورج
بیمار زبانوں کو برا لگتا ہے پانی

خدا کی قسم بیشک وہ کافر ہوگئے اور دین سے نکل گئے انہیں ہلاکی ہو خدا ان کے اعمال برباد کرے یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور کان بہرے کردیئے اور آنکھیں اندھی ہم خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ایسے اعتقادوں سے ہمیں بچائے اور ان خرافات سے ہمیں عافیت دے اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے ہمیں اور اس کو حسن وخوبی دیدار الٰہی (عزوجل) کی نعمت دے۔ ایسا ہی کرائے سارے

جہان کے مالک۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد کرتا ہوا اضعف ترین مخلوق خدا طالب علموں کے خادم محمد یوسف افغانی نے اللہ تعالیٰ اسے آرزوؤں کو پہنچائے۔

تقریظ

صاحب فضیلت و وجاہت اجل خلفائے حاجی مولوی شاہ امداد اللہ صاحب حرم شریف میں مدرسہ احمدیہ کے مدرس مولانا شیخ احمد مکی امدادی یہ مدد الٰہی ہمیشہ محفوظ رہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اُسی کے لئے حمد و احسانات ہیں جس نے اسلام کے ستون محکم کئے اور اس کے نشان قائم فرمائے کمینوں کی عمارت ہلادی اور ان کے پانسے اوندھے کردئے اور ہمارے سردار محمد ﷺ کو دروازۂ نبوت مند کرنے والا اور انبیاء کا خاتم کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی ساجھی نہیں خدا یگانہ صمد پاک ہے سب عیبوں اور ان کی بری باتوں سے جو کجی اور شرک والے بکتے ہیں اللہ بلند و بالا ہے ان باتوں سے جو ظالم کہتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار و مولیٰ محمد ﷺ تمام مخلوقات الٰہی سے بہتر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ہو گزرا اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کے علم کے ساتھ مخصوص کیا اور وہ شفیع ہیں اور ان کی شفاعت مقبول ہے اور انہیں کے ہاتھ حمد کا نشان ہے آدم اور ان کے بعد جتنے ہیں سب قیامت کے دن حضور ہی کے زیر نشان ہوں گے۔ علیہم الصلوٰۃ والسلام

حمد و صلوٰۃ کے بعد کہتا ہے بندۂ ضعیف اپنے رب لطیف کے لطف کا اُمیدوار احمد مکی حنفی قادری چشتی صابری امدادی کہ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا۔ جو چار بیانوں پر مشتمل ہے قطعی دلیلوں سے مؤید اور ایسی حجتوں سے جو قرآن و حدیث سے ثابت کی گئی ہیں۔ گویا وہ بے دینوں کے دل میں بھالے ہیں۔ میں نے اسے تیز تلوار پایا کافر فاجر وہابیوں کی گردنوں پر تو اللہ اس کے مؤلف کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارا اور اس کا حشر زیر نشان سید الانبیاء ﷺ کرے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ وہ دریائے زخار صحیح دلیلیں لایا جن میں علت نہیں اور سزاوار ہے کہ اس کے حق میں کہا جائے کہ حق و دین کی مدد کرنے اور بے دینوں سرکشوں کی گردنیں قطع قمع کرنے پر قائم ہے سُن لو وہ پرہیزگار فاضل ستھرا کامل ہے پچھلوں کا معتقد اور اگلوں کا قدم بقدم فخر اکابر مولانا مولوی حضرت محمد احمد رضا خاں اللہ اس کے امثال کثیر کرے اور مسلمانوں کو اس کی درازی عمر سے نفع بخشے اے اللہ ایسا ہی کر کچھ شک نہیں کہ یہ طائفے صراحۃً دلیلوں کو جھٹلا رہے ہیں تو ان پر کفر کا حکم لگایا جائیگا تو سلطان اسلام پر (کہ اللہ اس سے دین کی تائید کرے اور اس کی تیغ عدل سے سرکشوں بد مذہبوں مفسدوں کی گردنیں توڑے) جیسے یہ گمراہ فرقے طاعت سے نکلے ہوئے دہریئے بے دین ہیں۔ واجب ہے کہ ایسوں کی آلودگی سے زمین کو پاک کرے اور ان کے اقوال و افعال کی قباحتوں سے لوگوں کو نجات دے اور اس شریعت روشن کی مدد میں حد سے زیادہ کوشش کرے۔ جس کی روشنی ایسی ہے کہ رات بھی دن ہو رہی ہے اور اس کا دن بھی روشنی میں اس کی شب کی طرح ہے تو ایسی شریعت سے کون بچے مگر جو ہلاک ہوا نیز سلطان اسلام پر واجب ہے کہ ان لوگوں کو سخت سزا دے یہاں تک کہ حق کی طرف واپس آئیں اور راہ ہلاکت کے چلنے سے بچیں اور اپنے کفر اکبر کے شر سے نجات پائیں اور اگر توبہ نہ کریں تو ان کی جڑ کاٹنے کے لئے اللہ اکبر کا نعرہ کرے اس لئے کہ یہ دین کے بڑے مہم کاموں سے ہے اور ان افضل باتوں سے ہے کہ فضیلت والے اماموں اور عظمت والے سلطانوں نے جس کا اہتمام رکھا ہے اور بے شک امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسے ہی فرقوں کے حق میں فرمایا ہے کہ حاکم کو ان میں سے ایک کا قتل ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ دین میں ان کی مضرت زیادہ سخت تر ہے اس لئے کہ کھلے کافر سے عوام بچتے ہیں سمجھے ہوئے ہیں کہ اس کا انجام برا ہے۔ تو وہ ان میں کسی کو گمراہ نہیں کرسکتا اور یہ تو لوگوں کے سامنے عالموں، فقیروں اور نیک لوگوں کی وضع میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور دل میں یہ کچھ فاسد عقیدے اور بری بدعتیں بھری ہوتی ہیں تو عوام تو ان کا ظاہری دیکھتے ہیں۔ جس کو انہوں نے خوب بنایا ہے اور ان کا باطن جو ان قباحتوں اور خباثتوں سے بھرا ہوا ہے وہ اسے پورے طور نہیں جانتے بلکہ اس پر مطلع ہی نہیں ہوتے اس لئے کہ وہ قرآئن جن سے اس کا باطن پہچانا جائے ان تک ان کی رسائی نہیں تو ان کی ظاہری صورت سے دھوکا کھاتے ہیں اور اس کے سبب انہیں اچھا سمجھ لیتے ہیں تو بدمذہبیاں اور چھپے کفر ان سے سنتے ہیں اسے قبول کرلیتے ہیں۔ اور حق سمجھ کر اس کے معتقد ہوجاتے ہیں تو یہ ان کے بہکنے اور گمراہ ہونے کا سبب ہوتا ہے تو اس فساد عظیم کے سبب امام عارف باللہ محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حاکم کو ایسوں میں سے ایک کا قتل ہزار کافر کے قتل سے افضل ہے اور ایسا ہی مواہب لدنیہ میں ہے کہ جو نبی ﷺ کی شان گھٹائے قتل کیا جائے تو اس کا کیا حال ہے جو اللہ عزوجل و نبی ﷺ کو عیب لگائے؟ وہ بدرجہ اولیٰ سزائے موت کا مستحق ہے! تو اللہ عزوجل ہی کی طرف مناجات اور اسی سے فریاد ہے الٰہی ہر چیز کی ہمیں حقیقت واقع کے مطابق اور ہمیں گمراہی اور گمراہوں سے پناہ دے الٰہی ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت دی بے شک تو ہی ہے بہت عطا فرمانے والا اور ہمیں اور ہمارے ماں باپ اور اُستادوں کو قیامت کے دن بخش دے اور ہمیں اپنی خوشنودی نصیب کر اور ہمیں اُن دوستوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا یہ ہے وہ جو اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھوں سے لکھا اپنے رب خالق کے اُمیدوار معافی احمد مکی حنفی ابن شیخ محمد ضیاء الدین قادری چشتی صابری امدادی نے کہ حرم شریف اور مکہ معظمہ کے

مدرسہ احمدیہ میں درس دیتا ہے اللہ ان دونوں کے گناہ بخشے اور اس کا مددگار معین ہو احمد کرتا ہوا اور درود وسلام بھیجتا ہوا۔

تقریظ

عالم باعمل فاضل کامل مولانا محمد بن یوسف خیاط "اللہ انہیں راہ راست پر قائم رکھے"۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

خاص اللہ (عزوجل) ہی کے لئے حمد ہے اور درود وسلام ان پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں یعنی ہمارے سردار محمد ﷺ جو پایا جائے ان اقسام میں سے۔ جن کا حال حضرت فاضل مؤلف احمد رضا خاں نے کہ اللہ اس کی کوشش قبول کرے۔ اس رسالے میں نقل کیا جن میں یہ فاحشہ شنیع باتیں ہیں اور جو کسی ایسے شخص سے صادر نہ ہونگی جو اللہ (عزوجل) اور قیامت پر ایمان لاتا ہو کچھ شک نہیں کہ وہ گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں کفار ہیں۔ عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرہ کا خوف ہے خصوصاً ان شہروں میں یہاں کے حاکم دشمن اسلام کی مدد نہیں کرتے اس لئے کہ وہ خود مسلمان نہیں ہر مسلمان پر ان سے دور رہنا فرض ہے۔ جیسے آدمی آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے۔ اور مسلمانوں میں جس سے ہو سکے کہ ان لوگوں کو مخذول کرے اور ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے اس پر فرض ہے کہ اپنی حد قدرتک اسے بجالائے۔ جس طرح حضرت مؤلف فاضل نے کیا اللہ ان کی سعی مشکور کرے اور اللہ ورسول ﷺ کے نزدیک مؤلف مذکور کو بڑا اقتدار رہے۔ واللہ اعلم راقم حقیر محمد بن یوسف خیاط۔

محمد یوسف

۱۳۲۴

تقریظ

حضرت والا منزلت بلند رفعت حضرت محمد صالح بن محمد بافضل "اللہ سب چھوٹوں بڑوں پر ان کا فیض رکھے"۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اے اللہ (عزوجل) اے ہر مانگنے والے کی سننے والے میں تجھے سراہتا ہوں اور ان پر جو ہمارے لئے تیری بارگاہ میں سب سے اشرف واسطہ و وسیلہ ہیں درود وسلام بھیجتا ہوں ہر جھگڑالو وہابٹ دہرم کی ناک خاک میں رگڑنے کو اور اس بارے میں جو مقابلہ و مدافعہ کرے اُسے دور ہانکنے کو اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ عمدہ علماء پر تیری رضا ہو جو خدمت شریعت پر بے مثل قائم کئے گئے ہوئے ہیں۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد اللہ عزوجل نے جس کی عظمت جلیل اور احسان عظیم ہے اپنے پسندیدہ بندے کو اس شریعت روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور دقیقہ رس عقل دے کر اس کی مدد کی کہ جب کبھی شب کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں کا چاند چمکاتا ہے اور وہ عالم فاضل ماہر کامل باریک فہموں والا بلند معنوں والا حضرت مؤلف کتاب مذکورہ جس کا نام اس نے المعتمد المستند رکھا اور اس میں بدمذہبوں کا فروں گمراہوں کا ایسا ذکر کیا جو انہیں کافی ہے جن کو دل کی آنکھیں ملیں اور جنہیں حق سے انکار نہیں۔ اور وہ امام احمد رضا خاں ہے اس نے اس رسالہ میں جس پر میں نے نظر تحقیق کی اپنی کتاب مذکور کا خلاصہ کیا اور سرداران کفر وبدمذہبی وگمراہی کے نام بیان کئے مع ان فسادوں اور سب سے بڑی مصیبتوں کے جنہیں وہ اختیار کر کے کھلی زیاں کاری میں پڑے اور قیامت کے دن تک ان پر وبال ہے اور بیشک مؤلف نے یہ تصنیف بہت اچھی پیدا کی اور یہ مستحکم طرز نہایت خوبی کی نکالی۔ تو اللہ (عزوجل) اس کی کوشش قبول کرے اور بد دینوں کی جڑ اکھیڑنے کے لئے یقینی حجتوں سے اس کی مدد کرے۔ صدقہ سید المرسلین سیدنا محمد ﷺ کی وجاہت کا اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے آل واصحاب پر درود بھیجے۔ قبول فرمائے سارے جہان کے پروردگار اِسے لکھا اپنے رب سے عفو وفضل کے اُمیدوار محمد صالح بن محمد بافضل نے۔

محمد صالح بن محمد بافضل

۱۳۲۶ھ

تقریظ

فاضل کامل نیکو خصائل صاحب فیض یزدانی مولانا حضرت عبدالکریم ناجی داغستانی ہر حاسد ودشمن کے شر سے محفوظ رہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سب خوبیاں اللہ (عزوجل) کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود وسلام ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کے آل واصحاب پر۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد معلوم کہ یہ مرتد لوگ دین سے ایسے نکل گئے جیسے آٹے میں سے بال جیسا نبی امین ﷺ نے فرمایا۔ اور جیسے کہ اس رسالۂ مسطورہ کے مصنف نے تصریح کی بلکہ وہ بدکار کافر ہیں سلطان اسلام پر کہ سزا دینے کا اختیار اور سنان و پیکان رکھتا ہے۔ ان کا قتل واجب ہے۔ بلکہ دو ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ وہی ملعون ہیں اور شیطانوں کی لڑی میں بندھے ہوئے ہیں تو ان پر اور ان کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت اور

جو انہیں ان کی بداطواریوں پر مخذول کرے اس پر اللہ (عزوجل) کی رحمت و برکت اسے سمجھو اور اللہ درود بھیجے ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کے آل و اصحاب سب پر مسجد حرام شریف میں علم کا خادم عبدالکریم داغستانی۔

عبدالکریم الناجی

تقریظ

اُن کی کہ سرچشمۂ ایمانِ یمنی سے پانی پیتے ہیں فاضل کامل کہ نہایت آرزوں تک پہنچے ہوئے ہیں مولانا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی ہمیشہ محفوظ رہیں اور پاکیزہ جحتوں سے محفوظ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٰہی ہم تیری ایسی حمد کرتے ہیں جیسی تیرے دوستوں نے کی جن کو تو نے اپنے حسبِ مُراد عمل کرنے کی توفیق دی تو دین کے جو بار انہیں نے اپنے دوش ہمت پر اٹھائے تھے ادا کردئے حالانکہ وہ اپنی عاجزی و مسکینی دیکھ رہے تھے اگر تو اپنی کشائش و عنایت سے مدد نہ فرماتا الٰہی ہم تجھ سے مانگتے ہیں تو ان موتیوں کی لڑی میں ہمیں بھی پرودے اور قسمتِ فضل میں ان کے ساتھ حصہ دے اور ہم درود و سلام بھیجتے ہیں اُن پر جن کو تو نے اپنے احکام سکھائے اور علوم دئے اور جامع و مختصر کلمے دئے گئے اور اُن کی مبارک آل اور اُن کے اصحاب پر کہ روزِ قیامت دہنی جانب جگہ پانے والے ہیں۔

حمد و صلاۃ کے بعد بیشک ان عظیم نعمتوں سے جن کے میدانِ شکر میں ہم قیام نہیں کرسکتے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام دریا بلند ہمت برکت تمام عالم اگلے کرم والوں کے بقیہ و یادگار جو دنیا سے بے رغبتی والے اماموں اور کامل عابدوں میں ایک ہے مسمّٰی بہ احمد رضا خاں کو مقرر فرمایا کہ ان مرتدوں گمراہوں گمراہ گروں کا رد کرے جو دین سے ایسے نکل گئے جیسے تیر نشانے سے اسلئے کہ کوئی عقل والا ان لوگوں کے مرتد و گمراہ اور خارج از دین ہونے میں شک نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس مصنف کا توشہ پرہیزگاری کرے اور مجھے اور اسے بہشت اور اس سے زیادہ نعمت عطا کرے۔ اور حسبِ مراد اسے بھلائیاں دے ایسا ہی کر صدقہ اُن کی وجاہت کا جو امین ﷺ ہیں لکھا اسے کمترین خلائق بلکہ در حقیقت ناچیز اپنے رب کی رحمت کے محتاج اور اپنی شامتِ گناہ کے گرفتار مسجد الحرام میں طالبانِ علم کے چھوٹے سے خادم سعید بن محمد یمانی نے اللہ اس کی اور اس کے والدین اور اُستادوں اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے اے اللہ (عزوجل) ایسا ہی کر۔

سعید بن محمد الیمانی

۱۳۲۶ھ

تقریظ

اُن فاضل کی جو دلائل و عادی کے حاوی ہیں روکنے والے باز رکھنے والے سب برائیوں سے مولانا حضرت حامد احمد محمد جداوی ہر بدمذہب و گمراہ کے شر سے محفوظ رہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کے آل و اصحاب پر درود و سلام بھیجے سب خوبیاں اللہ (عزوجل) کو جو سب سے بلند و بالا جس نے کافروں کی بات نیچی کی اور اللہ (عزوجل) ہی کا بول بالا ہے پاکی ہے اُسے جو ایسا خدا ہے جو ہر جھوٹ اور بہتان اور ہر نقص کے امکان اور مخلوقات و ممکنات کی تمام علامتوں سے بالضرورت منزہ ہے پاکی اور انتہا درجہ کی بڑی بلندی ہے اُسے ان باتوں سے جو ظالم لوگ بک رہے ہیں اور درود و سلام اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقات سے افضل ہیں اور تمام جہان سے ان کا علم زیادہ وسیع اور حسنِ صورت و حسنِ سیرت میں تمام عالم سے زیادہ کامل بدیع جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام اگلے پچھلوں کا علم عطا فرمایا اور فی الحقیقت ان پر نبوت کو ختم فرمادیا تو وہ خاتم النبیین (ﷺ) ہیں جیسا کہ یہ دین کی ان ضروری باتوں سے معلوم ہوچکا ہے جو رفیع و بلند دلیلوں اور حجتوں سے ثابت ہوچکی ہیں ہمارے سردار و مولیٰ محمد ﷺ ابن عبداللہ کہ وہ احمد ہیں جن کی بشارت یگانہ و یکتا مسیح بن مریم کی زبان پر ادا ہوئی اللہ تعالیٰ ان پر اور تمام انبیاء و مرسلین اور حضور کے آل و اصحاب اور ان کے پیروؤں اور جو اہلسنت و جماعت کہ نکوئی کے ساتھ ان کی پیروی کریں سب پر درود بھیجے یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں۔ سن لو اللہ ہی کے گروہ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کی مدد کے ساتھ ان کی روشوں اور نیزوں اور زبانوں اور قلموں کو ان کے سینوں میں بھالیں کرے جو دین سے ایسا نکل گئے جیسا تیر نشانے سے قرآن پڑھتے ہیں ان کے گلے کے نیچے نہیں اترتا وہی شیطان کے گروہ ہیں۔ سن لو بیشک شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔

بعد حمد و صلوٰۃ میں نے یہ مختصر رسالہ کہ المعتمد المستند کا نمونہ ہے مطالعہ کیا تو میں نے اسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا اور موتیوں اور یاقوت اور زبرجد کی لڑیوں سے ایک جوہر جسے گمراہ لوگوں کے ہاتھوں سے فائدہ بخشنے میں راہِ صواب پانے کی لڑی میں اس نے گوندھا جو معتمد پیشوا عالم باعمل ہے فاضل متجر دریائے وسیع شیریں کامل سند محبوب و مقبول و پسندیدہ جسکی باتیں اور کام سب ستودہ مولانا حضرت احمد رضا اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو

اس کی زندگی سے بہرہ یاب کرے اور اسے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو دونوں جہان میں اس کے علوم اور تصنیفات سے نفع بخشے یہ نسخہ دلالت کرتا ہے کہ اس کی اصل حق کی حجت کاملہ ہے اور ہدایت کا چمکتا آفتاب جس کے نور پر نگاہ نہ ٹھہرے اقوال باطلہ کا سرکوب اور شبہات اہل کجی کی اندھیریوں کو مٹانے گھٹانے والا یہاں تک کہ وہ اس کی روشنی سے خدا (عزوجل) کی قسم بالکل نیست و نابود ہو گئیں کیونکر نہ ہو حالانکہ وہ اپنی اس بحث میں عطر ہے اور جواب میں راہ حق پانے والی اس لئے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو ان گھنونی گندگیوں میں لتھڑا یعنی ان کفری عقائد کو پیدا کی نجاستوں میں بھرا ہے وہ اسی لائق ہوگا کہ اسے کافر کہا جائے اور اس سے ہر شخص یہاں تک کہ کافر کو بھی بچایا جائے اور نفرت دلائی جائے اس لئے کہ وہ کبیرہ سے بدتر کبیرہ ہے اور زنہار کہ ایسے عقیدوں والا بڑے لوگوں میں ہو بلکہ وہ تو ہر ذلیل سے زیادہ ذلیل ہے تو ہر ذی عقل واجب ہے کہ اسے سمجھائے اور اس کی تعظیم نہ کرے اور کیوں ہو کہ جسے خدا (عزوجل) ذلیل کرے اسے کون عزت دے تو اس کا حال اگر راستی پر آجائے جب تو خیر ورنہ نہایت اچھی طرح اس سے مجادلہ کرنا واجب ہے پس اگر تو یہ کر لے تو خیر ورنہ حاکم اسلام پر فرض ہے کہ اگر وہ تھوڑے ہیں تو انہیں قتل کرے اور جتھا باندھے ہیں تو فوج بھیج کر اس سے لڑے اور ان کا ٹھکانا ٹھیک جہنم میں ہے سنتے ہو قلم بھی ایک زبان ہے اور زبان بھی ایک نیزہ اور کفری بدمذہبوں کی گردنیں کاٹنا بھی ایک تلوار ہے اور شک نہیں کہ قطعی دلیلوں کے ساتھ اچھی طرح مجادلہ کرنا بھی ایک نوع جہاد ہے اور حق سبحٰنہٗ فرماتا ہے جو ہماری راہ میں کوششیں کریں انہیں ہم ضرور اپنی راہ دکھائیں گے اور بیشک یقیناً اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے ساتھ ہے پاکی ہے تیرے رب کو جو عزت کا صاحب ہے ان لوگوں کے اقوال سے اور پیغمبروں پر سلام اور سب خوبیاں خدا (عزوجل) کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔

محمد احمد حامد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصدیقات بحارِ مدینہ (۱۳۲۵ھ)

تقریظ

تاج مفتیان چراغ اہل اتقان مدینہ پاکس وصفا میں سردار ان حنفیہ کے مفتی شجاعت وسطوت کے ساتھ سنت کے مددگار مولانا مفتی تاج الدین الیاس "ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے نزدیک عزت سے رہیں"۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ ہمیں راہ حق دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بے شک تیری ہی بخشش بے حد ہے اے رب ہمارے ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اُتارا اور رسول ﷺ کے پیرو ہوئے۔ تو ہمیں بھی گواہان حق میں لکھ لے پاکی ہے تجھے تیری شان بہت بڑی ہے اور تیری سلطنت غالب اور تیری حجت بلند ہے اور ہم پر ازل سے تیرے احسان ہیں تیری ذات وصفات پاکیزہ ہیں اور حرام و مخالف تیری آیتیں اور دلیلیں منزہ ہیں اور ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تو نے ہمیں سچے دین کی ہدایت فرمائی اور تو نے ہمیں سچے کلام سے گویا کیا اور تو نے ہماری طرف ان کو بھیجا جو تمام انبیاء کے سردار اور برگزیدہ رسولوں کے خاتم ہیں۔ ہمارے سردار محمد بن عبداللہ ﷺ ایسے نشانوں والے جو عقلوں کو حیران کردیں اور بلند وغالب حجتوں والے اور باہر درخشندہ معجزوں والے تو ہم ان پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کی۔ اور ان کی تعظیم کی اور ان کے دین کی مدد کی تیرے ہی لئے حمد ہے جس طرح واجب ہے اور اور جمال والی تعریف اس پر کہ تو نے ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت فرمائی تو اے رب ہمارے درود وسلام بھیج ان پر جو تیری طرف ہمارے ہدایت کرنے والے ہیں اور تیری راہ ہمیں بتانے والے ایسی درود جو اس کی سزاوار ہو کہ تیری طرف سے ان پر بھیجی جائے ایسے ہی سلام وبرکت بھیج ان پر اور ان کے آل وعلاقہ والوں پر اور ہر زمانے میں ان کی شریعت کے راویوں اور ہر شہر میں ان کے دین کے حامیوں کو ان سب جزاؤں سے افضل دے جو نیکوکاروں کو ملیں اور ان سب ثوابوں سے زیادہ ثواب جو متقیوں کو عطا ہوں۔

بعد حمد وصلاۃ میں مطلع ہوا اس پر جو عالم ماہر اور علامہ مشہور جناب مولیٰ فاضل حضرت احمد رضا خاں نے کہ علمائے ہند سے ہیں۔ اللہ عزوجل اس کے ثواب کو بسیاری دے اور اس کا انجام خیر کرے۔ ان گروہوں کے رد میں لکھا جو دین سے نکل گئے اور وہ گمراہ فرقے جو زندیقوں بیدینوں میں سے ہیں اور اخیر جو ان کے حق میں اپنی کتاب المعتمد المستند میں فتویٰ دیا۔ تو میں نے اسے پایا کہ اس باب میں یکتا ہے۔ اور اپنی حقانیت میں کھرا۔ تو اللہ اسے اپنی نبی اور دین اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے اور اس کی عمر میں برکت دے۔ یہاں تک کہ اس کے سبب بدبخت گمراہوں کے سب شبہے جلادے۔ اور امت محمدیہ ﷺ میں اس جیسے اور اس کی مانند اور اس کے شبیہ بکثرت پیدا کرے۔ اے اللہ (عزوجل) ایسا ہی کر۔ راقم فقیر محمد تاج الدین ابن مرحوم مصطفیٰ الیاس حنفی مفتی مدینہ منورہ غفرلہ۔

محمد تاج الدین الیاس

۱۳۹۱ھ

تقریظ

عمدۃ العلماء افضل الا فاضل حق بات کے بڑے کہہ دینے والے اگرچہ کسی پر سخت وگراں گزرے سابق مفتی مدینہ اور حال میں تمام مفسدین کے مرجع وماوئی فاضل ربانی مولینا عثمان بن عبد السلام داغستانی "ہمیشہ خوش رہیں اور مُرادیں اور آرزوئیں پائیں"۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایک اللہ (عزوجل) کو ساری خوبیاں بعد حمد وصلوٰۃ بے شک میں اس روشن رسالے اور ظاہر و فصیح کلام پر مطلع ہوا تو میں نے پایا کہ ہمارے مولیٰ علامہ اور دریائے عظیم الفہم حضرت احمد رضا خاں نے بے شک اس گروہ خارج از دین کا فرفسادیوں کی راہ چلنے والے کے رد کے لئے فریادرسی کی تو کتاب المعتمد المستند میں اس گروہ کی بری رسوائیاں ظاہر کیں پس ان کے فاسد عقیدوں سے ایک بھی بغیر پوچ ولچر کئے نہ چھوڑا تو اے مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ اسی روشن رسالے کا دامن پکڑ لے جسے مصنف نے بزودی لکھ دیا تو ان گروہوں کے رد میں ہر ظاہر و روشن و سرکوب دلیل پائے گا۔ خصوصاً جو اس گروہ خارج از دین کے باندھے ہوئے نشان کھول دینے کا قصد کرے وہ گروہ خارج از دین کون ہے؟ جسے وہابیہ کہا جاتا ہے۔ اور ان میں سے مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے۔ اور دین سے دوسرا ان نکلنے والا نشان الوہیت و رسالت کا ڈھانے والا قاسم نانوتی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی تھانوی اور جو ان کی چال چلا اللہ تعالیٰ حضرت جناب احمد رضا خاں کو جزائے خیر عطا کرے کہ اس نے شفا دی اور کفایت کی اپنے فتوے سے جو کتاب المعتمد المستند میں لکھا جس پر آخر میں علمائے مکہ مکرمہ کی تقریظیں ہیں۔ کیونکہ ان پر وبال اور خرابی حال لازم ہو چکی ہے اس لئے کہ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں وہ اور جو ان کی چال پر ہے اللہ (عزوجل) انہیں قتل کرے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت جناب احمد رضا خاں کو جزائے خیر دے اور اس میں اور اس کی اولاد میں برکت رکھے اور اسے ان میں سے کرے جو قیامت تک حق بولیں گے۔

راقم اپنے رب قدیر کے عفو کا محتاج عثمان بن عبد السلام داغستانی سابق مفتی مدینہ منورہ عفا اللہ عنہ۔

عثمان بن عبد السلام داغستانی

۱۳۹۶ھ

تقریظ

فاضل کامل نہایت روشن فضیلتوں والے مشہور عزتوں والے پاکیزہ خصلتوں والے شیخ مالکیہ صاحب الہام مکی سید شریف سردار مولانا سید احمد جزائری فیض باطن وظاہر کے ساتھ ہمیشہ رہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اور آپ پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور اسکی تائید اور اس کی مدد اور اس کی رضا سب خوبیاں اُس خدا (عزوجل) کو جس نے اہلسنت وجماعت کو قیامِ قیامت تک معزز کیا اور صلوٰۃ وسلام ہمارے آقا اور ہمارے ذخیرہ اور ہماری جائے پناہ اور وہ جن پر ہمارا بھروسہ ہے ہمارے سردار محمد ﷺ پر کہ چشمِ عالم کی تجلی ہیں۔ جن کا کمال وجلال وشرف وفضل محقق ودائم ہے اہل علم اور اہل عقل اور اہل کشف سب کے نزدیک جن کا ارشاد ہے کہ جب کبھی بدمذہب ظاہر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کی زبان پر چاہے ان پر اپنی حجت ظاہر فرما دیتا ہے۔ جن کی حدیث ہے کہ جب بدمذہبیاں یا فتنے ظاہر ہوں اور میرے صحابہ (علیہم الرضوان) کو برا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم ایسے وقت اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے اُس پر اللہ (عزوجل) اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اور اللہ (عزوجل) اس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل (حدیث) جن کا فرمان ہے کیا تم بدکار کی برائیاں ذکر کرنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اسے کب پہچانیں گے بدکار میں جو عیب ہیں مشہور کرو لوگ اس سے بچیں یہ حدیث ابن ابی الدنیا اور حکیم اور شیرازی اور ابن عدی اور طبرانی اور بیہقی اور خطیب نے بہز بن حکیم انہوں (یعنی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے والیدان کے دادا معویہ بن حیدہ قشیری ﷺ سے) نے اپنے دادا سے روایت کی اور ان کے آل واصحاب اور سب پیروں پر کہ اہلسنت وجماعت مقلدین ائمہ اربع مجتہدین ہیں۔

بعد حمد وصلوٰۃ میں نے اس سوال کا مضمون بغور تمام دیکھا۔ جو حضرت جناب احمد رضا خان نے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے۔ اور اسے درازی عمر اور اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے۔ تو میں نے پایا کہ ہولناک باتیں جو ان بری بدمذہبی والوں سے نقل کیں صریح کفر ہیں۔ اور جو ان شنیع بدعتوں کا مرتکب ہوا توبہ لینے کے بعد سلطان اسلام کے لئے اس کا خون حلال ہے (یہ احکام وہاں تک کہ ان کے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں سلطان اسلام کیلئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کو قوت بخشے۔ جیسا کہ ابھی شیخ تفصیل فرمائیں گے کہ ان کی بدعت کا ازالہ لازم ہے علماء پر زبان سے حکام پر سنان سے عوام پر ان کی صحبت کے اجتناب سے) اور جن جن کی تصنیفوں میں وہ اقوال ہیں وہ اس قابل ہیں کہ ان کی زبان چھا ڈالی جائے اور اُن کے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں کہ انہوں نے شانِ الٰہی کو ہلکا جانا اور رسالت عامہ کے منصب کو تخفیف

ٹھہرایا۔ اور اپنے استاد ابلیس کی بڑائی کی اور بہکانے اور دھوکا دینے میں اس کے شریک ہوئے۔ تو مشاہیر علماء جن کی زبان کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے اور سلاطین و حکام جن کے ہاتھ کو جزا و سزا میں کشادہ کیا ہے ان سب پر فرض ہے کہ ان لوگوں کی بدمذہبیاں زائل کرنے میں علماء زبان سے اور سلاطین ہاتھ سے کوشش کریں تاکہ بندے اور شہر اور ذہن ان کی تکلیفوں سے راحت پائیں سن لو اور اللہ (عزوجل) کے امان والے ملک میں بھی ان شیطانوں کا ایک طائفہ ہے۔ تو عوام پر فرض ہے کہ ان سے میل جول سے بالکل احتراز کریں کہ خدا کی قسم ان سے میل جول جذامی کے میل جول سے ایذا میں سخت تر ہے۔ نیز انہیں سے ہمارے یہاں مدینہ طیبہ میں چند گنتی کے ہیں۔ تقیہ کی آڑ میں چھپے ہوئے اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو عنقریب مدینہ طیبہ ان کو اپنی مجاورت سے نکال دے گا۔ کہ اس کی یہ خاصیت حدیث صحیح سے ثابت ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کو کسی فتنے میں ڈالنا چاہے تو ہمیں فتنے میں پڑنے سے پہلے اپنے پاس بلالے اور ہمیں حسن نیت نصیب کرے اور ہمیں کھرا بنالے۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھ سے لکھا فقیر ترین مخلوق خادم علماء فقراء حرم سید عالم ﷺ میں مالکیہ کے سردار سید احمد جزائری نے کہ مدینہ میں پیدا ہوا اور عقیدے کا سنی بندہ خدا اور مذہب کا مالکی اور طریقہ اور نسب کا قادری ہے۔

حمد کرتا ہوا اور درود بھیجتا ہوا تعظیم و تکریم و تکمیل کرتا ہوا۔

احمد السید الجزائری

تقریظ

معظم علماء مکرم اہل کرم خزانہ علوم و کان فہوم علماء میں صاحب بیری آسمان سے توفیق یافتہ اصحاب فیض ملکوت مولانا حضرت خلیل بن ابراہیم خربوتی اللہ تعالیٰ مدد الٰہی سے ان کی تائید کرے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سب خوبیاں اللہ (عزوجل) کو جو سارے جہان کا مالک اور درود و سلام سب سے پچھلے نبی ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کے آل و اصحاب سب پر اور ان پر جو کوئی کے ساتھ ان کے پیرو ہیں قیامت تک۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد ان علمائے اسلام کی تحریر میں جو بات اس مقام میں قرار پائی وہی حق واضح ہے۔ جس کا اعتقاد باجماع علمائے مسلمان واجب ہے جس طرح علامہ فاضل کامل مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے اپنی کتاب المعتمد المستند میں تحقیق کیا اللہ تعالیٰ ابد تک مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے اور اللہ ہی حق کی راہ دکھانے والا ہے اور اسی کی طرف رجوع و بازگشت ہے۔ اس لئے لکھنے کا حکم دیا حرم شریف نبوی میں علم شریف کے خادم خلیل بن خربوتی نے۔

ابراہیم بن خلیل خربوتی

تقریظ

نور روشن روح مجسم تصویر سعادت حقیقت سیادت صاحب خوبی و زیادت و دلائل خوبی و فضائل کوئی محمود مجتہدی مولانا سید محمد سعید شیخ الدلائل ان کی فضیلتیں ہمیشہ رہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اللہ (عزوجل) کے لئے وہ حمد ہے جس سے ارمان نکلیں مرادیں آسان ہوں وہ حمد جس کی برکت سے ہم تمسک کریں اور سب اندیشوں میں اس کے دامن کی پناہ لیں اور وہ درود و سلام کے پے در پے آتے ہیں۔ جب تک کہ صبح و شام ایک دوسرے کے بعد ہوا کریں ہمارے سردار محمد ﷺ پر جن کی رسالت سے آسمان و زمین چمک اٹھے اور پیشی والے دن جب ہولوں کی شدت ہوگی سارا جہان اُن کی پناہ لے گا اور ان کی آل پر جنہوں نے ان کی روشنیوں سے نور حاصل اور ان کی باتیں اور ان کے کام سے حفظ کئے تو وہ اپنے پچھلوں کے لئے دین میں پیشوا ہیں اور روش محمدی ﷺ میں اپنے ہر پیرو کے امام ہیں اور اسی ذریعہ سے اس شریعت روشن کے ساتھ مخالفت مخصوص ہوئی جس طرح ان کا ارشاد ہے جو سچے ہیں اور سچے مانے گئے کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ غالب رہے گا۔ یہاں تک کہ خدا کا حکم اسی حالت میں آئے گا کہ وہ غالب ہوں گے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد بیشک اللہ تعالیٰ نے جس کی عظمت جلیل اور منت عظیم ہے اپنے بندوں میں سے جسے پسند کیا اسے اس شریعت روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور اسے نہایت تیز فہم عطا کر کے مدد دی۔ تو جب شبہ کی رات اندھیری ڈالتی ہے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے۔ تو اس طریقے سے شریعت مطہرہ تغییر و تبدیل سے محفوظ ہوگئی۔ قرناً فقرناً اعلیٰ درجے کے کامل علماء پر کھنے والوں کے ہاتھوں میں اور ان میں سب سے زیادہ عظمت والوں میں سے عالم کثیر العلم دریائے عظیم الفہم حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں ہیں۔ کہ اس نے اپنی کتاب المعتمد المستند میں ان کجی والے مرتدوں کا خوب کھرا کیا۔ جو فساد اور شامت پھیلانے کے مرتکب ہوئے۔ تو اسے اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے خیر جزا

عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود وسلام بھیجے۔ کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے قلم سے۔

اپنے رب کے محتاج محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ الدلائل نے اللہ تعالیٰ اس کی اور سب مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔

محمد سعید سیّد الشیخ الدلائل

تقریظ

فاضل جلیل عالم نبیل شعاع آفتاب وروشنی ماہتاب والے مولانا محمد بن احمد عمری "ہمیشہ عیش خوشگوار سر سبز وشاداب میں رہیں"۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سب خوبیاں خدا (عزوجل) کو جو مالک سارے جہان کا اور درود وسلام سب نبیوں کے خاتم اور اور سب پیغمبروں کے امام ﷺ اور ان کے اچھے پیروؤں پر قیامت تک۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد بیشک میں مطلع ہوا۔ اس کے رسالہ پر جو عالم علامہ ہے مرشد محقق' کثیر الفہم' عرفان ومعرفت والا۔ اللہ عزوجل کی پاکیزہ عطاؤں والا ہمارا سردار اُستاذ دین کا نشان وستون اور فائدہ لینے والے کا معتمد وپشت پناہ فاضل حضرت احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے۔ اور اس کے فیض کے نوروں سے علموں کے آسمان کو روشن رکھے۔ تو میں نے اس رسالہ کو پایا۔ مطلبوں کو پورا کرنے والا' مقاصد کی تکمیل کرنے والا اور ذہن سے نکل جانے والے مضامین کا رد کرنے والا۔ جس میں ہر صادر ووارد کے لئے آب شیریں ہے جس نے ملحدوں کے تمام شبہوں کو گھیر کر از بیخ برکندہ کر دیا اور زندیقوں کی رسیوں پر حملہ کر کے انہیں جڑ سے کاٹ دیا۔ دلیلوں کی روشنی اور حجتوں کے ظہور کے ساتھ اور روشوں کی شیرینی اور میزانوں کی درستی کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دین اور اپنے نبی ﷺ کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اسلام ومسلمین کی طرف سے سب سے زیادہ کامل پیمانے سے اسکا ثواب پورا کرے۔

وہ ہمیشہ رہے اسلام میں ایک حصن حصین
جس سے خشکی وتری والے ہدایت پائیں

کہا اسے ہفتم ربیع الآخر میں اُن کی دعا کے امیدوار محمد بن احمد العمری نے حرم نبی ﷺ میں علم کا ایک طالب ہے۔

العمری محمد مجتبیٰ قان لی ذمتہ منہ

تقریظ

محمد سید شریف پاکیزہ لطیف ماہر علامہ صاحب عز وشرف مستغنی عن المدح حضرت مولانا سید عباس بن سید جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل۔ "اللہ تعالیٰ اس کی حق کے دن میں ان دونوں کے ساتھ اپنی رضا کا معاملہ فرمائے"۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے ہم تیری تعریف شمار نہیں کر سکتے اور تیرے ہی لئے حمد ہے تجھ سے تیری ہی طرف درود وسلام بھیج اپنے نبی پر جو مشکلیں کھولنے والے ہیں۔ اور ان کے آل واصحاب پر کہ اُمت کے رہنما ہیں جب تک کوئی قلم کچھ لکھے اور نیکیوں کی طرف جلدی کرنے میں کوئی قدم ہلکا ہو۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد دعائے برادران کا محتاج عباس ابن مرحوم سید محمد رضوان کہتا ہے میں نے اس رسالہ کے کمالات حیران کن کے میدان میں نگاہ کی باگ ڈھیلی کی تو نے اسے صواب وہدایت کی پوشاک جمال وجلال میں ناز کرتا پایا کہ بد مذہبوں گمراہوں کے رد کا ذمہ لئے ہوئے ہے تو وہی معتمد ومستند ہے اس لئے کہ وہی ہدایت پانے والوں کی جائے پناہ وسند ہے۔ اس رسالہ نے وہ باتیں ظاہر کر دیں۔ جن کی باریکیوں تک پہنچنے میں عقلیں بھٹک رہی تھیں اور وہ باتیں تحقیق کیں جن کی حقیقتوں کے پانے میں قدموں نے لغزشیں کیں اور کیوں نہ ہو کہ وہ اس کی تصنیف ہے جو علامہ امام ہے تیز ذہن بالا ہمت ہے۔ خبر دار صاحب عقل صاحب وجاہت وجلالت ہے' یگانۂ دہر وزمانہ حضرت مولوی احمد رضا خاں بریلوی حنفی ہمیشہ وہ معرفتوں کا پھولا پھلا باغ رہے اور علوم دقیقہ کی منزلوں میں سیر کرتا ہوا ہو تمام اللہ تعالیٰ مجھے اور اسے ثواب عظیم عطا فرمائے۔ اور مجھے اور اسے حسن عاقبت نصیب کرے اور ہم سب کو حسن خاتمہ روزی کرے ان کے ہمسایہ میں جو تمام جہان سے بہتر اور چودھویں رات کے چاند ہیں ان پر اور ان کے آل واصحاب پر سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر سلام تحریر تاریخ ہفتم ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ۔ راقم مسجد سرور عالم ﷺ عالم و دلائل الخیرات کا خادم عباس رضوان۔

تقریظ

فاضل کامل العقل یکی از مردان میدان علم پاکیزہ ستھرے ذیرک تیز ذہن شاخ آراستہ ثبت مولانا عمر بن حمدان محرسی ظفر و فلاح انہیں یاد رکھیں اور کبھی نہ بھولیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

سب خوبیاں اللہ (عزوجل) کو جس نے زمین و آسمان بنایا۔ اور اندھیریاں اور روشنی پیدا کی اس پر کافر لوگ اپنے رب کا ہمسر بتاتے ہیں۔ اور درود وسلام ہمارے سردار محمد ﷺ ختم الانبیاء پر جن کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ میری امت سے ایک گروہ قیام قیامت تک حق کے ساتھ غالب رہے گا اسے حاکم نے حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ دین الٰہی پر بشدت قائم رہے گا۔ انہیں نقصان نہ دے گا۔ جو ان کا خلاف کرے گا اور ان کی آل پر کہ ہدایت فرمانے والے ہیں اور ان کے صحابہ پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا۔

بعد حمد وصلوٰۃ بے شک میں مطلع ہوا اور اس پر جو تحریر کیا ایسے عالم علامہ نے کہ کمال اور عظیم فہم والا ہے۔ ایسی تحقیق والا جو عقل کو حیران کردے جناب حضرت احمد رضا خاں اس خلاصہ میں جو اس کی کتاب المعتمد المستند سے لیا گیا ہے تو میں نے اسے اعلیٰ درجہ کی تحقیق پر پایا تو اللہ کے لئے ہے خوبی اس کے مصنف کی بیشک اس نے مسلمانوں کی راہ سے ہر ایذا دہ چیز کو دور کر دیا اور اللہ (عزوجل) اور اس کے رسول ﷺ اور دین کے اماموں اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کی۔ کہا اسے ہشتم ربیع الثانی میں عمر بن حمدان محرسی نے کہ مذہب کا مالکی اور عقیدے کا سنی اشعری ہے اور سرور عالم ﷺ کے شہر میں علم کا خدمتگار۔

المحرسی عمر ابن حمدان

۱۳۲۰ھ

تقریظ

عالم موصوف سلمہ اللہ تعالیٰ کی دوبارہ تحریر مختلف جتنا مکرر کیا جائے لائق وسزاوار ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

سب خوبیاں اس خدا (عزوجل) کو جس نے اسے راہ دکھائی جسے اپنے فضل سے توفیق بخشی اور اپنے عدل سے گمراہ کیا جسے چھوڑا اور ایمان والوں کو آسانی کی راہ بخشی اور نصیحت قبول کرنے کے لئے ان کے سینے کھول دیئے۔ تو اللہ عزوجل پر ایمان لائے زبانوں سے گواہی دیتے۔ اور دلوں سے اخلاص رکھتے اور جو کچھ انہیں اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور رسولوں نے دیا اس پر عمل کرتے ہوئے اور درود وسلام ان پر جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ اور ان پر اپنی واضح کتاب اُتاری جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور بیدینی کا باطل کرنا تو اسے نبی ﷺ نے اپنی سنتوں سے ظاہر فرمادیا جن کی دلیلیں اور حجتیں ظاہر ہیں۔ اور ان کی آل پر کہ رہنما ہے۔ اور ان کے صحابہ پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا۔ اور نکوئی کے ساتھ ان کے پیروؤں پر قیامت تک خصوصاً چاروں ائمہ مجتہدین اور ان سب مسلمانوں پر جو ان کے مقلد ہیں۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد میں نے اپنی نظر کو جولاں دیا حضرت عالم علامہ کے رسالہ میں جو مشکلات علوم کا کشادہ کرنے والا ہے۔ اور ان میں ہر منطوق و مفہوم کا اپنی توضیح شافی وتقریر کافی سے ظاہر کر دینے والا حضرت احمد رضا خاں بریلوی جس کا نام المعتمد المستند ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی جان کی نگہبانی فرمائے اور اس کی شادمانی ہمیشہ رکھے تو اس میں جن لوگوں کا ذکر ہے ان کے رد میں میں نے اسے شافی وکافی پایا۔ اور وہ لوگ کون ہیں خبیث مردود غلام احمد قادیانی دجال کذاب آخر زمانہ کا مسیلمہ اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبٹھی اور اشرف علی تھانوی تو ان لوگوں سے جب کہ وہ باتیں ثابت ہوں جو فاضل مذکور نے ذکر کیں۔ قادیانی کا دعویٰ نبوت کرنا اور رشید احمد اور خلیل احمد اور اشرف علی کا شان نبی ﷺ کی تنقیص کرنا۔ تو کچھ شک نہیں کہ وہ کفار ہیں۔ اور جو قتل کا اختیار رکھتے ہیں ان پر واجب ہے۔ کہ ان کو سزائے موت دیں کہا اسے اللہ تعالیٰ کے محتاج عمر بن حمدان محرسی مالکی نے کہ مسجد نبوی ﷺ میں علم کا خادم ہے۔

عمر بن حمدان المحرسی

۱۳۲۰ھ

تقریظ

فاضل کامل عالم باعمل بدوں کی برائیوں کے طبیب معالج سید محمد بن محمد مدنی دیداوی۔ "اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم میں ان کو چھپائے"۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سب خوبیاں خدا (عزوجل) کو اور درود وسلام خدا کے رسول ﷺ اور اُن کے آل واصحاب اور ان کے سب دوستوں پر۔

حمد وصلاۃ کے بعد میں مطلع ہوا اس پر جو لکھا علامہ استاذ ماہر نے کہ نہایت ذہین رسا والا نام آور ہے۔ یعنی حضرت احمد رضا خاں تو میں نے اسے پایا عقلمندوں کے لئے سحر حلال اور ہر صواب سے الگ جانے والے زہر دیئے ہوئے کے لئے تریاق اور بیشک اس کی بات بچی ہے اور اس کی لکھی ہوئی دلیلیں حق ہیں تو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں دلائل کے حکم پر عمل کرے اور ظاہر و باطن میں وہی اس کی طبیعت ثانیہ ہو جائے تا کہ بھلائیوں کی تہا ئیکو پہنچ جائے اسے لکھا گناہوں کے گرفتار اپنے رب کے محتاج محمد بن محمد حبیب دیداوی عُفی عنہ نے۔

السید محمد الحبیب الدیداوی

تقریظ

ایسے فیض ونفع والے کی جو شہروں اور جنگلوں میں جاری وساری ہے اللہ عزوجل کے نیک بندوں میں سے ایک نیک بندے شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری حرم مدینہ طیبہ میں مدرس "اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی غفاری سے تجلی فرمائے"۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سب خوبیاں اُس خدا (عزوجل) کو جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اُسے سب دینوں پر غلبہ دے اور درود وسلام سب سے کامل تر اور ہمیشہ رہنے والے ان پر جو مطلقاً تمام مخلوقات الٰہی سے افضل ہیں۔ ہمارے سردار محمد ﷺ اور اُن کے آل واصحاب پر اور اُن پر جنھوں نے اُن کی گفتار و کردار میں پیروی کی اور تمام انبیاء اور رسولوں پر اُن سب کے تمام آل واصحاب پر اللہ عزوجل کے سب نیک بندوں پر۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد میں اس رسالہ پر مطلع ہوا۔ جو مکی والے کافروں گمراہوں کی رد میں ہے۔ جسے عالم فاضل انسان کامل علامہ محقق فہامہ مدقق حضرت جناب احمد رضا خاں نے تالیف کیا۔ اللہ (عزوجل) اس کا حال اور کام اچھا کرے۔ الٰہی ایسا ہی کر تو میں نے اسے پایا کہ ان کجرووں بیدینوں کے رد میں شافی وکافی ہے۔ جنھوں نے خود اللہ عزوجل اور رب العالمین کے رسول ﷺ پر زیادتی کی جو یہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کا نور بجھادیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا۔ پڑے برا مانا کریں کافر یہ لوگ وہ ہیں۔ جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کردی اور یہ لوگ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے ہیں اور اللہ نے انہیں حق سے بہرا کردیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں اور شیطان نے ان کی نظروں میں ان کے کام اچھے کر دکھائے تو انہیں راہ حق سے روک دیا۔ کہ وہ ہدایت نہیں پاتے اور اب جانا چاہتے ہیں کہ کس پلٹے پر پلٹا کھائیں گے کیوں نہ ہو کہ یہ رسالہ صریح و مشہور و صحیح نصوص کے موافق ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو اس بہترین اُمت سے نہایت کامل جزاء عطا فرمائے اور ان سے اور جتنے لوگ اس کی پناہ میں ہیں۔ انہیں اپنے پاس قرب بخشے اور اس سے سنت کو قوت دے اور بدعت کو ڈھائے اور امت محمد ﷺ کے لئے اس کا نفع ہمیشہ رکھے اے اللہ ایسا ہی کر اسے لکھا اللہ عزوجل خالق عالم کے محتاج محمد بن سوسی خیاری نے کہ علم شریعت کا خادم ہے۔

محمد السوسی الخیاری

برکاتِ مدینہ

ازعمدۃ شافعیہ (۲۵-۱۳ھ)

تقریظ

جامع علوم نقلیہ واصل فنون عقلیہ جامع شرافت حسب ونسب آباواجداد سے وارث علم وشرف محقق صاحب ذہن نقاد مدقق تیز ذہن مدینہ طیبہ میں شافعیہ کے مفتی مولانا سید شریف احمد برزنجی "ان کا فیض ہر سیاہ وسفید کو شامل ہو"۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سب خوبیاں اُس خدا (عزوجل) کو جسے اپنی ذات سے ہر کمال ذاتی وصفاتی لازم ہے وہ جس کی تسبیح کرتا اور ہر نقص سے اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ کہ اس کی زمین اور آسمانوں میں ہے اور اس کی ذات شریک ومشابہ سے بلند وبالا ہے تو کوئی چیز اس جیسی نہیں وہی سنتا اور دیکھتا اس کا کلام قدیم سچا و خالص یقین ہے اور اس کا قول حق وباطل میں فیصلہ فرما دینے والا اور صریح حق ہے اور سب سے بہتر درود وسلام اور سب سے کامل تر رحمت وبرکت و

تعظیم ہمارے سردار و مولیٰ ﷺ پر جن کو اُن کے رب نے تمام جہان سے چن لیا اور اُن کو سب اگلوں پچھلوں کا علم عطا فرمایا۔ اور اُن پر قرآن عظیم اُتارا جس کی طرف باطل کو راہ نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے حکمت والے سراہے گئے کا اُتارا ہوا اور انہیں ایسے کمالات کے ساتھ خاص کیا جن کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ اور انہیں اتنے علوم کے علم دیئے۔ جن کا شمار نہیں تو وہ مطلقاً تمام جہان سے افضل ہیں۔ ذات میں بھی صفات میں بھی اور عقل و علم و عمل میں بلا خوف تمام جہان سے کامل تر ہیں اور اُن پر انبیاء کو ختم فرما دیا پس نہ اُن کے بعد کوئی رسول ہے نہ نبی اور اُن کی شریعت کو ابدی کیا تو قیامِ قیامت تک منسوخ نہ ہوگی اور اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ اور اُن کی ستھری پاکیزہ آل اور اُن کے اصحاب پر کہ مدد والی نے دشمنوں پر جن کی تائید فرمائی۔ یہاں تک کہ وہی غالب ہوئے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد کہتا ہے وہ جو اپنے رب نجات دہندہ کے عفو کی طرف محتاج ہے۔ سیّد احمد بن سیّد اسمٰعیل حسینی برزنجی کہ سرورِ عالم ﷺ کے مدینہ طیبہ میں شافعیہ کا مفتی ہے اسے علامہ کمال ماہر مشہور و مشتہر صاحب تحقیق و تنقیح و تدقیق و تزئین عالم اہلسنّت و جماعت جناب حضرت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اُس کی توفیق اور سربلندی ہمیشہ رکھے میں آپ کی کتاب المعتمد المستند کے خلاصہ پر واقف ہوا۔ تو میں نے اسے مضبوطی اور پرکھ کے اعلیٰ درجے پر پایا۔ اس کے سبب آپ نے مسلمانوں کی راہ سے ہر تکلیف دہ چیز ہٹا دی اور اس میں آپ نے اللہ اور رسول اور ائمہ دین کی خیر خواہی کی اور آپ نے اس میں حق کی ٹھیک دلیلوں سے ثبوت دیا۔ اور اس میں آپ نے رسول ﷺ کے اس ارشاد کی تعمیل کی کہ دین خیر خواہی ہے تو آپ کی تحریر اگرچہ مداحی اور تعظیم اور اچھی تعریف سے بے نیاز ہے مگر مجھے پسند آیا کہ اسکی جولانگاہ میں میں بھی اس کا ساتھ دوں اور اس کے بیان روشن کے میدان میں بعض اور وجوہ ظاہر کروں تا کہ میں مصنف رسالہ کا شریک ہو جاؤں اس اچھے حصہ میں جو اس نے اپنے لئے واجب کر لیا۔

اور اس اجر اور عمدہ ثواب میں جو اللہ عزوجل کے پاس ذخیرہ ہے تو میں کہتا ہوں وہ جو غلام احمد قادیانی کے اقوال ذکر کئے کہ مثیلِ مسیح ہونے اور اپنی طرف وحی آنے اور نبی ہونے اور بہتر سے انبیاء سے اپنے افضل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کے سوا باطل باتیں جنھیں سنتے ہی کان پھینک دیں اور راستی والی طبیعتیں اُن سے نفرتیں کریں تو وہ ان باتوں میں مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور بلاشبہ دجالوں میں سے ایک ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا علم قبول کرے نہ عمل نہ کوئی فرض نہ نفل۔ اسلئے کہ وہ دین اسلام سے نکل گیا جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی روشن آیتوں کے ساتھ کفر کیا۔ تو واجب ہے ہر مسلمان پر جو اللہ اور اس کے عذاب سے ڈرے اور اس کی رحمت اور ثواب کا اُمیدوار ہو کہ اس سے اور اس کے گروہ سے پرہیز کرے اور اس سے ایسا بھاگے جیسا شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے۔ اس واسطے کہ اس کے پاس پھٹکنا سرایت کر جانے والا مرض اور چلتی ہوئی بلا و نحوست ہے اور جو کوئی اس کی باطل باتوں میں سے کسی بات پر راضی ہو یا اُسے اچھا جانے یا اس میں اس کی پیروی کرے تو وہ بھی کافر کھلی گمراہی میں ہے یہی لوگ شیطان کے گروہ ہیں۔ شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔ اس لئے کہ دین سے بالضرورۃ متعین ہے۔ اور تمام اُمت اسلام کا اوّل سے آخر تک اجماع ہے کہ ہمارے نبی ﷺ سب انبیاء کے خاتم اور سب پیغمبروں سے پچھلے ہیں نہ ان کے زمانہ میں کسی شخص کے لئے نئی نبوت ممکن نہ اُن کے بعد اور جو اس کا ادعا کرے وہ بے شبہ کافر ہے۔ اور رہے امیر احمد اور نذیر حسین اور قاسم نانوتوی کے فرقے اور اُن کا کہنا کہ اگر حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں کوئی نبی فرض کیا جائے بلکہ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو۔ تو اس سے خاتمیت محمدیہ (ﷺ) میں کوئی فرق نہ آئے گا الخ۔

تو اس قول سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ نبی ﷺ کے بعد کسی کو نبوت جدیدہ ملنی جائز مان رہے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ جو اسے جائز مانے۔ وہ باجماع علمائے اُمت کافر ہے اور اللہ (عزوجل) کے نزدیک زیاں کار اور اُن لوگوں پر اور جو ان کی اس بات پر راضی ہوا اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے قیامت تک اگر تائب نہ ہوں اور وہ جو طائفہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کا پیرو ہے اس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ سے وقوعِ کذب بالفعل ماننے والے کو کافر نہ کہنا چاہئے۔ اللہ نہایت بلند ہے۔ اُن کی باتوں سے تو کوئی شبہ نہیں کہ جو باری تعالیٰ سے وقوعِ کذب و بالفعل مانے کافر ہے اور اس کا کفر دین کی ان بدیہی باتوں سے ہے جو خاص و عام پر کسی پر مخفی نہیں اور جو اسے کافر نہ کہے وہ کفر میں اس کا شریک ہے کہ اللہ عزوجل سے وقوعِ کذب ماننا اُن سب شریعتوں کے ابطال کا باعث ہوگا جو نبی ﷺ اور اُن سے اگلے انبیاء و مرسلین پر اُتاری گئیں کہ اس سے لازم آئے گا کہ دین کی کسی خبر پر اعتبار نہ کیا جائے جن پر اللہ کی اُتاری ہوئی کتابیں مشتمل ہیں اور اس حالت میں نہ ایمان معقول نہ ان میں کسی کی یقینی تصدیق متصور حالانکہ ایمان اور صحت ایمان کی شرط یہی ہے کہ پورے یقین کے ساتھ ان سب خبروں کی تصدیق کی جائے اللہ عزوجل اپنے بندوں سے فرماتا ہے یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو اتارا گیا ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب اور بنی اسرائیل کی شاخوں کی طرف اور اس پر جو کچھ عطا کئے گئے۔ موسیٰ اور عیسیٰ اور جو کچھ نبی اپنے رب کے پاس سے دیئے گئے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں تو یہ یہود و نصاریٰ وغیرہم تمہارے مخالفین اگر اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم لائے۔ جب تو راہ پا گئے اور اگر منہ پھیریں تو وہ بڑے جھگڑالو ہیں۔ تو اے نبی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان کے شر سے کفایت کرے گا۔ اور وہ ہے سننے اور جاننے والا۔

اور اس لئے کہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا اتفاق ہے کہ اللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ اپنے جمیع کلام میں سچا ہے تو حق سبحٰنہٗ وتعالیٰ سے وقوعِ کذب ماننا

اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں کی تکذیب ہوگا اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جھٹلانے والے کے کفر میں کوئی شک نہیں اور اس میں اس بنا پر کہ رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی تصدیق کی اور اللہ عزوجل نے معجزات عطا فرما کر ان کی تصدیق فرمائی۔ کسی شے کا اپنے نفس پر موقوف ہونا لازم نہ آئے گا اس لئے کہ اللہ عزوجل نے جو انبیاء علیہم السلام کی تصدیق معجزات سے فرمائی۔ وہ ایک فعل کے ساتھ تصدیق ہے (کہ اظہار معجزہ فعل الٰہی ہے) اور رسولوں کا اللہ عزوجل کی تصدیق کرنا قول سے ہے تو جہتیں جدا ہوگئیں جیسا کہ صاحب مواقف نے اسکی توضیح کی اور وہ جو اس گمراہ فرقے نے مسئلہ امکان کذب میں جس اللہ پاک و برتر اور بہت بلند ہے۔ اس کی سند لی ہے کہ بعض ائمہ جائز رکھتے ہیں کہ گنہگار کو بخش دے اور عذاب نہ کرے ان کی یہ سند باطل ہے اس لئے کہ ہر آیت یا نص شرعی کہ بعض گنہگاروں کے لئے کسی وعید پر مشتمل ہو۔ اگر وہ عید اس آیت یا نص میں بظاہر مطلق بھی چھوڑی گئی ہو تو بلاشبہ وہ حقیقتاً مشیت الٰہی کے ساتھ مقید ہے کہ اللہ عزوجل خود فرماتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے گا بخش دے گا۔

اگر اللہ عزوجل کے کلام نفسی قدیم کو طرف دیکھو تو وہاں تو اس مطلق کا مقید ہونا یوں ظاہر ہے کہ وہ ایک صفت بسیط ہے تو اس میں قید و مقید ازل تا ابد ہمیشہ مجتمع ہیں جن میں کبھی جدائی نہیں اور اگر اس اُتاری ہوئی وحی کی طرف نظر کرو تو اگرچہ اس میں از آنجا کہ آیات متعدد و جدا جدا ہیں قید و اطلاق الگ الگ ہوں گے مگر ان میں جو مطلق ہے مقید پر محمول ہے جیسا کہ اصول کا قاعدہ ہے۔ ان وجوہ کے ہوتے ہوئے کس طرح متصور ہوسکتا ہے کہ اللہ عزوجل کے کذب کا قول خلف وعید جائز ماننے والوں پر لازم آئے اور اللہ عزوجل سے مدد مطلوب ہے اُن لوگوں کی باتوں پر اور وہ جو رشید احمد گنگوہی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں لکھا ہے۔ کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کو کونسی قطعی ہے۔ کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ تو رشید احمد مذکورہ کا یہ کہنا دو وجہ سے کفر ہے ایک یہ کہ اس میں اس کی تصریح ہے کہ ابلیس کا علم وسیع ہے نہ کہ حضور اقدس ﷺ کا اور یہ صاف صاف حضور اقدس ﷺ کی شان گھٹانا ہے۔ دوسرے یہ کہ اس نے حضور سید عالم ﷺ کے علم کی وسعت ماننے کو شرک ٹھہرایا اور چاروں مذہب کے اماموں نے تصریحات فرمائی ہیں کہ نبی ﷺ کی شان اقدس گھٹانے والا کافر ہے اور یہ کہ جو کوئی ایمان کی کسی بات کو شرک و کفر ٹھہرائے وہ کافر ہے۔ اور وہ جو اشرف علی تھانوی نے کہا کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے حاصل ہے تو اس کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ کھلا ہوا کفر ہے۔ بالاتفاق اس لئے کہ اس میں رشید احمد کے اس قول سے بھی زیادہ رسول اللہ ﷺ کی تنقیص شان ہے تو بدرجۂ اولیٰ کفر ہوگا اور قیامت تک اللہ تعالیٰ کے غضب اور لعنت کا موجب تو یہ لوگ اس آیۂ کریمہ کے سزاوار ہیں۔

(ترجمہ) کہ محبوب ﷺ! ان سے فرما دیجئے۔ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ۔ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔

یہ حکم ہے اُن فرقوں اور اُن شخصوں کا اگر اُن سے یہ شنیع باتیں ثابت ہوں تو اللہ بڑے رحم والے بڑے احسان والے سے ہم سوال کرتے ہیں کہ ہمیں ایمان پر قائم رکھے اور سید عالم ﷺ کی سنت کا دامن ہمارے ہاتھ سے کبھی نہ چھڑائے اور شیطان کے جھگڑوں اور نفس کے وسوسوں اور اس کے باطل وہموں سے ہمیں ہمیشہ محفوظ رکھے اور ہمارا ٹھکانہ وسیع جنت میں کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ سرور انس و جان پر درود بھیجے۔

اور سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے اس کے لکھنے کا حکم دیا اس نے جو اپنے رب نجات دہندہ کے عفو کا محتاج ہے سید احمد ابن سید اسمٰعیل حسینی برزنجی جو حضور اقدس ﷺ کے مدینہ شریف میں شافعیہ کا مفتی ہے۔

البرزنجی احمد السید

تقریظ

فاضل نامور جو کشور فہم میں حاکم ہیں اور سلطان علم کے لئے بجائے وزیر مولانا حضرت محمد عزوز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی تونسی اللہ تعالیٰ انہیں ہر بدی سے محفوظ رکھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد اس خدا عزوجل کو جو صفات کمال کے ساتھ موصوف ہے۔ دل کے اعتقاد اور زبان کے قول میں ہر نا سزا بات سے اس کی شان کو منزہ جاننا اور پاکی بولنا فرض ہے اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے اپنے نبی ﷺ اور اپنے چنے ہوئے اور اپنے پیارے اور تمام مخلوق میں سے اپنے پسندیدہ اور اپنے برگزیدہ پر جو عیب سے منزہ ہیں۔ جو ان کی تنقیص شان کرے دنیا میں ہر خواری اور آخرت میں ذلت دینے والے عذاب کا مستحق ہے۔ اور ان کے آل و اصحاب رہنمایان خلق پر کہ نبی ﷺ کے دین صحیح سے اُن باتوں کی روایت کرنے والے ہیں۔ جن سے شیطانی جھگڑے اور وہموں کی بنائیں دفع ہو جائیں۔ یہ سب حضور اقدس ﷺ کے معجزوں سے ہیں کہ زمانوں اور برسوں کے گزرنے تک رہیں گے۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد جو کچھ اس رسالہ پر نور میں ان فرقوں کی رسوائیاں اور ان کی شیطانی گمراہیاں لکھی ہیں میں نے دیکھیں مجھے اس سے سخت ہی اچنبا ہوا۔ کہ شیطان نے اپنی خواہشوں کو ان کے سامنے کیسا کچھ آراستہ کیا اور ان میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ اور طرح طرح کے کفران کے لئے گھڑے تو وہ ان میں اندھے ہو رہے ہیں اور وہ ان کفروں کی راہ میں قسم قسم کے ہو گئے تو وہ ہر اونچی طرف سے ڈھلک رہے ہیں۔ یہاں تک کہ خود رب کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی راہ چلے اور اللہ (عزوجل) سے زیادہ کس کی بات سچی ہے۔ اور ان پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم اور خالص در خالص سے چنے ہوئے ہیں۔ جن پر یہ خطاب اترا کہ "بے شک عظیم خلق پر ہو" تیز میں نے وہ فتاویٰ اور پسندیدہ جواب دیکھے جو اس رسالہ کے اخیر میں لکھے گئے جنہوں نے ان باطل اقوال کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا اور حق کے بھالے اور ٹھیک فیصلے کے نیزے ان باطل باتوں کی گردنوں اور سینوں پر مارے کہ وہ تباہ و برباد ہو گئیں۔ جن کا نام و نشان نہ رہا۔ اور اندھیری رات کی تاریکی صبح روشن و درخشندہ کے سامنے کہاں ٹھہر سکتی ہے۔

خصوصاً وہ تحریر جسے مہذب و منقح کیا علم کے نشان بردار پاکیزہ ستھرے شہروں میں مذہب امام شافعی کے علم بردار مفتی جہاں پیشوائے علمائے مشاہیر نے جو تحریر کر دینے والے کمال اور رسائی کلام میں ہر پاکیزہ مقصد کو پہنچے۔ ہمارے شیخ اور استاذ سید احمد برزنجی شریف اللہ تعالیٰ ان سب کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے اور انہیں اپنا احسان کثیر نہایت کامل بخشے تو اب مجھ جیسے کے لئے کیا کہنے کے لئے رہ گیا ہے کہ مردان میدان میں میرا شمار نہیں اور کیا باز کے ساتھ چمگادڑ کر کیا جائے گا یا گھوڑے کی صورت میں چمگادڑ کی نظر سے قیاس کی جائے گی۔ مگر مجھے اس معاملہ میں جواب نہ دینے سے خوف آیا اگرچہ میں اس میدان کے سواروں کی تیز گامی سے دور ہوں اور میں نے اُمید کی کہ ان مردان میدان کے ساتھ مجھے بھی بچا ہوا پانی پہنچے اور اس جماعت کے گروہ میں سبقت کا بڑا حصہ پاؤں اور ان لوگوں کی لڑی میں گندھوں جنہوں نے دین کی مدد کو اپنی تلوار کھینچی اور اللہ حق کی راہ دکھاتا ہے اور میں اسی سے مدد چاہتا ہوں تو اپنے استاذ مذکور کی پیروی راہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان سب کے اجر دو چند کرے اس تنقیح میں جو انہوں نے تلخیص مطلب و تقریر اصول میں کی اور نتائج اور مفصل بیان کرنے کو آراستگی دی یہ کلیات کا جزئیات پر منطبق کرنا اور ان فرقوں کا قواعد شرعیہ کے نیچے لانا اور احکام کا ان کے اقتضا پر نازل کرنا یہ سب کام تو ہمارے سرداروں نے ان جوابوں میں کر دکھائے ایسے کہ نہ ان پر افزونی کی جگہ ہے نہ اس میں شک و شبہ کو راہ ہے اور میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ بعض نصوص لے آؤں جن سے تائید ہو اور عمارت کی نیو مضبوط کر دیں اور اللہ تعالیٰ ہدایت کا مالک ہے۔

امام قاضی عیاض نے فرمایا جو اپنی طرف وحی آنے یا نبوت یا اس کے مثل کسی بات کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے اس کا خون حلال۔ (بارہا گزر چکا کہ ائمہ یہ احکام سلطان کیلئے ذکر فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کو قوت دے اس لئے کسی کو قتل کرنا اس پر حد جاری کرنا خاص بادشاہ کیلئے ہے اور اسی کو اس کا اختیار ہے۔ علماء پر یہ لازم ہے کہ ان کے مکر کھولیں ان کے عقائد کا رد کریں ان کے فسادوں کو دور فرمائیں اور عوام پر یہ لازم ہے کہ ان سے بھاگیں ان سے میل جول نہ کریں ان کی دھوکے والی باتیں نہ سنیں اور اللہ (عزوجل) توفیق دینے والا ہے)

امام ابن القاسم نے فرمایا۔ جو نبی بنے اور کہے کہ میری طرف وحی آتی ہے وہ مرتد کی طرح ہے خواہ اپنی طرف لوگوں کو پوشیدہ دعوت کرے یا علانیہ۔ اور ابن رشید نے اسے ظاہر بتایا۔ اور ابو المودۃ خلیل نے کتاب التوضیح میں اسے پسند کیا کہ سلطان اسلام ایسے شخص کو بے توبہ لئے قتل کر دے جبکہ یہ دعویٰ پوشیدہ کرتا ہو نہ جبکہ اعلان کرے اور مختصر میں ان چیزوں کے بیان میں جو آدمی کو مرتد کر دیتی ہیں اسے بھی گنا کہ علانیہ نبی ﷺ کی تکذیب کرے یا نبی بنے مگر اس حالت میں کہ اعلان نہ کرتا ہو اس قول پر جو زیادہ ظاہر ہے۔ اور جو شخص معاذ اللہ نبی ﷺ کی بارگاہ رفیع میں بدگوئی کرے یا عیب لگائے یا حضور اقدس ﷺ کی طرف نقص کی نسبت کرے حضور ﷺ کی ذات خواہ نسب خواہ دین میں یا حضور ﷺ کو برا کہنے اور تنقیص کا نشان کرنے اور شان اقدس کو چھوٹا بتانے اور عیب لگانے کے طور پر کوئی تشبیہ دے تو وہ بھی حضور ﷺ کو گالی دینے والا ہے ان سب کا حکم یہ ہے کہ سلطان اسلام انہیں قتل کرے ابو بکر المنذر نے کہا کہ عام علماء کا اجماع ہے کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کی تنقیص شان کرے اُسے سزائے موت دی جائے گی۔ اور امام مالک اور لیث اور احمد اور اسحٰق اسی قول کے قائلوں سے ہیں۔ اور یہی مذہب امام شافعی کا ہے اور امام محمد بن سحنون نے فرمایا کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کو برا کہے۔ یا ان کی شان گھٹائے وہ کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید نافذ ہے اور تمام اُمت کے نزدیک اس کا حکم سزائے موت ہے۔ اور جو اس کے کافر اور معذب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ اور امام مالک کے نصوص جو ان سے ابن القاسم اور ابو مصعب اور ابن ابی اویس اور مطرف وغیرہم نے روایت کئے ان سے عمدہ تریں کتب مذہب مثل کتاب ابن سحنون اور مبسوط اور عتبیہ اور کتاب محمد بن المواز وغیرہا بھیر ہوئی ہیں کہ جو برا کہے یا عیب لگائے یا حضور ﷺ کی تنقیص شان کرے اس کا حکم یہی ہے کہ سلطان اسلام اُسے قتل کر دے گا اور اس سے توبہ نہ لے گا چاہے مسلمان ہو یا کافر امام قاضی عیاض نے نص فرمایا کہ انہیں مذکورین کے حکم میں یہ داخل ہے کہ نبی ﷺ کے لئے جو بات لازم ہے اس کا انکار کرے جس میں ان کا نقص شان ہو جیسے ان کے مرتبہ یا شرف نسب یا وفور علم یا زہد میں سے کچھ گھٹائے تو اس کا حکم بھی پچھلی باتوں کی مثل ہے کہ سلطان اسلام ایسے کو فوراً بلا توقف قتل کرے۔ پھر فرمایا معلوم رہے کہ امام مالک رحمہ اللہ کا مشہور مذہب تنقیص شان اقدس کرنے والے کے بارے میں اور وہی قول سلف اور جمہور علما کا ہے یہ ہے کہ اگر وہ توبہ ظاہر کرے اس حال میں بھی اس کا قتل کیا جانا بر بنائے سزا ہے نہ بر بنائے کفر (کہ کفر تو توبہ سے زائل نہیں ہوتی) ولہٰذا اس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی اور اس کا معافی مانگنا اور رجوع کرنا اسے نفع نہ دیگا خواہ اس پر قابو پانے کے بعد اس نے توبہ

کی یا قتل اس کے قاضی نے کہا کہ تنقیص شان کرنے پر قتل کیا جائے گا۔ اگرچہ توبہ ظاہر کرے۔ اس لئے کہ یہ تو سزا ہے اور ایسا ہی امام ابن ابی زید نے کہا امام ابن سحنون نے کہا اس کی توبہ اس سے قتل کو دفع نہ کرے گی۔ یہ حکام کے یہاں ہے ہاں وہ معاملہ جو خاص اس کے اور اللہ کے درمیان ہے اس میں اس کی توبہ نافع ہے اور امام عیاض نے اسکی دلیل یہ بیان فرمائی کہ نبی ﷺ کا حق ہے اور ان کے ذریعہ سے اُن کی امت کا تو توبہ اُسے ساقط نہ کرے گی جیسے بندوں کے اور حقوق اور علامہ خلیل نے ان سب کو اپنے اس قول میں جمع کیا کہ اگر کسی نبی یا فرشتہ کو برا کہے یا پہلو بچا کر اس پر طنز کرے یا لعنت کا لفظ منہ سے نکالے۔ یا عیب لگائے یا زنا کی تہمت رکھے یا اس کے حق کو ہلکا سمجھے یا کسی طرح کا نقصان نسبت کرے۔ یا اس کے مرتبہ یا علم یا زہد میں سے کچھ گھٹائے یا اس کی طرف وہ بات نسبت کرے جو اس پر روا نہیں یا مذمت کے طور پر کوئی بات اس کی طرف نسبت کرے جو اس کی شان کے لائق نہیں وہ برا و سزا قتل کیا جائے گا۔ اور توبہ نہ لی جائے گی شارحین نے کہا حاکم کا صرف بربنائے سزا اُسے قتل کرنا اس حالت میں ہے کہ وہ توبہ کرے یا حاکم کے سامنے مکر جائے۔ کہ میں نے ایسا نہیں کیا ورنہ بربنائے کفر قتل کرے گا۔ اور امام قاضی عیاض نے کلمات کفر کے شمار میں فرمایا کہ وہ بھی کافر ہے جو امور شریعت میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کذب جائز مانے چاہے اپنے زعم میں اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہیں تو وہ باجماع اُمت کافر ہے ایسے ہی جو نبی ﷺ کے زمانہ میں یا حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا ادعا کرے یا اپنی نبوت کا دعویٰ کرے یا کہے نبوت کسب سے مل سکتی ہے علامہ خلیل نے فرمایا جو حضور ﷺ کی نبوت میں کسی کو شریک مانے یا حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبی جانے یا کہے نبوت کسی عمل سے حاصل ہو سکتی ہے اور ایسے ہی جو اپنی طرف وحی آنے کا دعویٰ کرے وہ بھی کافر ہے اگرچہ مدعی نبوت نہ ہو۔ فرمایا کہ یہ سب کے سب کافر ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں۔ اس لئے حضور ﷺ نے خبر دی ہے کہ وہ سب پیغمبروں کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور یہ کہ وہ تمام جہان کے لئے بھیجے گئے اور تمام اُمت نے اجماع کیا۔ کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے اور اس سے جو سمجھا جاتا ہے وہی مراد ہے نہ اس میں کوئی تاویل ہے۔ نہ تخصیص او ان سب طائفوں کے کفر میں اصلاً شک نہیں یقین کی رو سے اور اجماع کی رو سے اور قرآن و حدیث کی رو سے ہمارے سردار ابراہیم لقانی نے فرمایا۔

یہ فضل خاص سرور کونین کو دیا
حق نے کہ اُن کو خاتم جملہ رسل
بعثت کو اُنکی عام کیا اُن کی شرع پاک
زائل نہ ہوگی دہر کو جب تک رہے بقا

اسی طرح ہم یقین کرتے ہیں۔ اُسے کافر کہنے پر جو ایسی بات کہے۔ جس سے ساری اُمت کو گمراہ ٹھہرائے یا تمام شریعت کو باطل کرنے کی طرف راہ پیدا ہو۔ اسی طرح ہم یقین کرتے ہیں اُس کے کافر ہونے پر جو تمام جہان میں کسی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل بتائے۔ امام مالک نے بروایت ابن حبیب و ابن سحنون اور ابن القاسم و ابن الماجشون و ابن عبدالحکیم و اصبغ و سحنون نے اُس کے حق میں جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی کو برا کہے یا اُن کی شان گھٹائے حکم دیا ہے کہ اُسے سزائے موت دی جائے اور اُس سے توبہ نہ لی جائے۔ اور امام قاضی عیاض نے اس مسئلہ کی تنقیح کے بعد انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اعتقادات توحید و ایمان و وحی کے بارے میں ہمیشہ پاک و منزہ ہوتے ہیں اور وہ اس باب میں غلط و خطا سے معصوم ہیں یہ فرمایا کہ ان اُمور کے سوا ان کے باقی عقائد کی مجموعی حالت یہ ہے کہ وہ ہر بات میں علم و یقین سے بھرے ہوئے ہیں اور یہ کہ وہ تمام امور دین و دنیا کی معرفت و علم پر ایسے حاوی ہیں جس سے بڑھ کر متصور نہیں نیز نبی ﷺ کے معجزات سے ہے حضور ﷺ کا جاننا غیب کو اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کو اور یہ وہ سمندر ہے جس کی گہرائی معلوم نہیں ہو سکتی نہ اس کا عظیم پانی کھینچا جا سکے اور یہ حضور ﷺ کا غیب جاننا حضور ﷺ کے معجزات سے ہے جو بالیقین معلوم ہیں اور جن کی خبر بالتواتر ہم کو پہنچی ہے اور یہ کچھ ان آیتوں کے منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور اگر میں غیب جانتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا۔ کہ آیات میں نفی اس کی ہے کہ حضور ﷺ کا بغیر بتائے غیب کو جاننا رہا خدا کے بتانے سے حضور ﷺ کا غیب کو جاننا تو یہ امر تو یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے"۔

قاضی عضدالدین نے کتاب عقائد میں کہا کہ اللہ تعالیٰ کا جہل و کذب ممکن نہیں۔ علامہ دوانی نے اس کی شرح میں کہا کہ خلف وعید جائز ہونے سے جو سند لے اس کے دفع کی وجہ یہ ہے کہ وعید کی آیتیں ان شرطوں سے مشروط ہیں جو اور آیتوں اور حدیثوں سے معلوم ہوتی ہیں۔ از انجملہ یہ کہ عاصی اپنی معصیت پر جما رہے اور توبہ نہ کرے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے۔ ان شرطوں کے ساتھ وعید ہے تو وعید کے جتنے احکام ہیں معنیٰ قضیہ شرطیہ ہیں۔ گویا یوں فرمایا گیا کہ عاصی اگر اصرار کرے اور تائب نہ ہو اور شفاعت وغیرہ معافی کی وجوہ بھی نہ پائی جائیں اس حالت میں اس پر عذاب ہوگا۔ تو ان شروط عذاب میں سے کسی شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے عذاب نہ ہو تو معاذ اللہ اس سے کذب لازم نہیں آتا یا یہ کہا جائے کہ ان آیات سے مراد وعید و تخویف کا انشا فرمانا ہے نہ حقیقۃً خبر دینا تو کذب کا اصلاً دخل نہیں۔ امام قاضی عیاض نے ابن حبیب اور اصبغ بن خلیل سے ایک

واقعہ کے بارے میں جس میں کسی ناپاک نے تنقیصِ شانِ الٰہی کی تھی نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا کیا وہ رب جس کی ہم عبادت کرتے ہیں گالی دیا جائے اور ہم انتقام نہ لیں جب تو ہم بہت برے بندے ہیں اور اس کے پوجنے والے ہی نہ ہوئے انتہیٰ یعنی اپنی کتاب معیار میں ذکر کیا کہ ابن ابی زید نے نقل فرمایا خلیفہ ہارون رشید نے امام مالک سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے بدگوئی کی اور اس میں نبی ﷺ کا نام پاک لیا اور یہ کہ فقہائے عراق نے اسے کوڑے مارنے کا فتویٰ دیا ہے۔ امام مالک یہ سن کر غضبناک ہوئے اور فرمایا امیر المومنین جب نبی کی تنقیصِ شان کی جائے تو پھر امت کی زندگی کیسی جو انبیاء کو برا کہے وہ قتل کیا جائے گا اور جو صحابہ کو برا کہے اس کے لئے کوڑے ہیں اللہ تعالیٰ اچھی پیروی دے کر احسان فرمائے۔ اور ہمیں کجی اور لغزش اور بری بدعتوں سے بچائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور وعدوں سے ہم امید کرتے ہیں کہ جو وعدے اس نے اپنے عدل سے مقرر فرمائے ہیں۔ ان سے ہمیں نجات بخشے۔ ان کا صدقہ جو قریش اور قیام کے دن شفاعت قبول کئے گئے اور انبیاء و رسل کے ختم کرنے والے ہیں ان پر اور سب پیغمبروں پر بہتر درود و سلام اور ان کے آل واصحاب پر کہ راہ یاب رہنما ہیں اور قیامت تک ان کے پیرووں پر اسے لکھا اس نے جو عجز و تقصیر کے ساتھ وثیق کا عہد باندھے ہے اپنے رب قدیر کی معافی کے محتاج۔ بندۂ خدا محمد عزیز وزیر نے جس کے آباؤ اجداد شہر اندلس کے ہیں اور تونس میں پیدا ہوا اور مدینہ طیبہ کا ساکن ہے بفضل خدا یہیں دفن ہوگا۔ مرقوم ۵ ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ

تقریظ

ان کی جو علم میں صدر بنے اور مدرس ٹھیرے اور غور کیا اور مدارک علم میں آمد و رفت کی قدرت والے کی توفیق سے حضرت فاضل عبدالقادر توفیق شلبی طرابلسی حنفی مسجد کریم نبوی میں مدرس "اللہ انہیں اپنے فیضِ قوی سے عطا دے"۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سب خوبیاں ایک اللہ (عزوجل) کو اور درود و سلام ان پر جنکے بعد کوئی نبی نہیں اور ان کے آل واصحاب و پیروان و گروہ پر۔
حمد و صلاۃ کے بعد جب کہ ثابت و محقق ہوا جو ان کی طرف نسبت کیا گیا اور وہ غلام احمد قادیانی اور قاسم نانوتی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی تھانوی اور ان کے ساتھ والے ہیں اور وہ جو سوال میں بیان ہوا۔ تو بے شک یہ ان کے کفر پر حکم کرتا ہے۔ اور یہ کہ مرتدوں کا جو حکم ہے یعنی حاکم کا ان کو قتل کرنا ان پر جاری کیا جائے اور اگر یہ حکم وہاں جاری نہ ہو تو واجب ہے کہ مسلمانوں کو ان سے ڈرایا جائے اور ان سے نفرت دلائی جائے۔ منبروں پر اور رسالوں میں اور مجلسوں اور محفلوں میں تاکہ ان کے شر کا مادہ جل جائے اور ان کے کفر کی جڑ کٹ جائے اس خوف سے کہ کہیں ان کی گمراہی کی روح اسلامی دنیا کی طرف سرایت نہ کرے اور ہم نے ثبوت و تحقیق کی قید اس لئے لگادی کہ تکفیر کی راہوں میں خطرہ ہے اور اس کے راستے دشوار گزار ہیں ہمارے سردار علماء تکفیر اس وقت چلے ہیں جبکہ پورا ثبوت پایا اور ائمہ مجتہدین کی قطعی حجتوں پر اعتماد فرمایا نہ مجرد اندازے اور خبر سے اس دن کا خوف کرتے ہوئے جس میں آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں گی اور اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیجے ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب پر اس کے لکھنے کا حکم دیا۔ بندہ ضعیف عبدالقادر توفیق شلبی طرابلسی نے کہ مسجد نبی میں حنفیوں کا مدرس ہے۔

عبدالقادر توفیق الشلبی